Postal Reg. No. L/P/GDP-1 DEC 2006

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْم نَحْمَدُهٗ وَنُصَلِّی عَلٰی رَسُوْلِهِ الْكَرِيْم وَعَلٰی عَبْدِهِ الْمَسِيْحِ الْمَوْعُوْد

وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّةٌ

ہفت روزہ

بدر

قادیان

The Weekly

BADR Qadian

جلد

55

ایڈیٹر

منیر احمد خادم

نائبین

قریشی محمد فضل اللہ

منصور احمد

شمارہ

18

شرح چندہ

سالانہ 250 روپے

بیرونی ممالک

بذریعہ ہوائی ڈاک

20 پاؤنڈ یا 40 ڈالر امریکن

بذریعہ بحری ڈاک

10 پاؤنڈ یا 20 ڈالر امریکن

5 ربیع الثانی 1427 ہجری 4 ہجرت 1385 ہش 4 مئی 2006

اخبار احمدیہ

قادیان 29 اپریل (مسلم ٹی وی احمدیہ انٹرنیشنل) سیدنا حضرت امیر المومنین مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بفضلہ تعالیٰ خیر و عافیت سے ہیں الحمد للہ۔ کل حضور نے نجی میں بصیرت افروز خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔ اور حقوق اللہ اور حقوق العباد کی طرف توجہ دلائی۔ احباب حضور پرنور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت وسلامتی درازی عمر، تاصد عالیہ میں فائز المرامی اور خصوصی حفاظت کیلئے دُعائیں جاری رکھیں۔ اللھم اید امامنا بروح القدس وبارک لنا فی عمرہ و امرہ۔

گناہوں سے بچنا یہ تو ادنیٰ سی بات ہے اس لئے انسان کو چاہئے کہ گناہوں سے بچ کر نیکی کرے اور اللہ تعالیٰ کی عبادت اور اطاعت کرے

(ارشادات عالیہ سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود و مہدی معہود علیہ الصلوۃ والسلام)

بہت سے آدمی اس دنیا میں ایسے ہیں کہ انکی زندگی ایک اندھے آدمی کی سی ہے کیونکہ وہ اس بات پر کوئی اطلاع ہی نہیں رکھتے کہ وہ گناہ کرتے ہیں یا گناہ کسے کہتے ہیں عوام تو عوام بہت سے عالموں فاضلوں کو بھی پتہ نہیں کہ وہ گناہ کر رہے ہیں۔ حالانکہ وہ بعض گناہوں میں مبتلا ہوتے ہیں اور کرتے رہتے ہیں۔ گناہوں کا علم جب تک نہ ہو اور پھر انسان ان سے بچنے کی فکر نہ کرے تو اس زندگی سے کوئی فائدہ نہ اس کو ہوتا ہے اور نہ دوسروں کو۔ خواہ سو برس کی عمر بھی کیوں نہ ہو جاوے۔ لیکن جب انسان گناہ پر اطلاع پالے اور ان سے بچے تو وہ زندگی مفید زندگی ہوتی ہے مگر یہ ممکن نہیں ہے جبتک انسان مجاہدہ نہ کرے اور اپنے حالات اور اخلاق کو ٹٹولتا نہ رہے۔ کیونکہ بہت سے گناہ اخلاقی ہوتے ہیں جیسے غصہ، غضب، کینہ، جوش، ریا، تکبر، حسد وغیرہ یہ سب بداخلاقیاں ہیں جو انسان کو جہنم تک پہنچا دیتی ہیں انہی میں سے ایک گناہ جس کا نام تکبر ہے شیطان نے کیا تھا۔ یہ بھی ایک بدخلقی ہی تھی جیسے لکھا ہے ابی واستکبر (البقرۃ:۳۵) اور پھر اس کا نتیجہ کیا ہوا وہ مردود خلائق ٹھہرا۔ اور ہمیشہ کے لئے لعنتی ہوا۔ مگر یاد رکھو کہ یہ تکبر صرف شیطان ہی میں نہیں ہے بلکہ بہت ہیں جو اپنے غریب بھائیوں پر تکبر کرتے ہیں اور اس طرح پر بہت سی نیکیوں سے محروم رہ جاتے ہیں اور یہ تکبر کئی طرح پر ہوتا ہے کبھی دولت کے سبب سے، کبھی علم کے سبب سے، کبھی حسن کے سبب سے اور کبھی نسب کے سبب سے۔ غرض مختلف صورتوں سے تکبر کرتے ہیں اور اس کا نتیجہ وہی محرومی ہے اور اسی طرح پر بہت سے برے خلق ہوتے ہیں جن کا انسان کو کوئی علم نہیں ہوتا اس لئے کہ وہ کبھی ان پر غور نہیں کرتا اور نہ فکر کرتا ہے انہیں بداخلاقیوں میں سے ایک غصہ بھی ہے۔ جب انسان اس بداخلاقی میں مبتلا ہوتا ہے تو وہ دیکھے کہ اس کی نوبت کہاں تک پہنچ جاتی ہے وہ ایک دیوانہ کی طرح ہوتا ہے اس وقت جو اس کے منہ میں آتا ہے کہہ گزرتا ہے اور گالی وغیرہ کی کوئی پرواہ نہیں کرتا۔ اب دیکھو کہ اسی ایک بداخلاقی کے نتائج کیسے خطرناک ہو جاتے ہیں پھر ایسا ہی ایک حسد ہے کہ انسان کسی کی حالت یا مال و دولت کو دیکھ کر کڑھتا اور جلتا ہے اور چاہتا ہے کہ اس کے پاس نہ رہے اس سے بجز اس کے کہ وہ اپنی اخلاقی قوتوں کا خون کرتا ہے کوئی فائدہ نہیں اٹھا سکتا۔ پھر ایک بداخلاقی بخل کی ہے باوجودیکہ خدا تعالیٰ نے اس کو مقدرت دی ہے مگر یہ انسانوں پر رحم نہیں کرتا۔ ہمسایہ خواہ ننگا ہو بھوکا ہو مگر اس کو اس پر رحم نہیں آتا مسلمانوں کے حقوق کی پروا نہیں کرتا وہ بجز اس کے کہ دنیا میں مال و دولت جمع کرتا رہے اور کوئی کام دوسروں کی ہمدردی اور آرام کے لئے نہیں رکھتا۔ حالانکہ اگر وہ چاہتا اور کوشش کرتا تو اپنے قویٰ اور دولت سے دوسروں کو فائدہ پہنچا سکتا تھا مگر وہ اس بات کی فکر نہیں کرتا۔ غرضیکہ طرح طرح کے گناہ ہیں جن سے بچنا ضروری ہے۔ یہ تو موٹے موٹے گناہ ہیں جن کو گناہ ہی نہیں سمجھتا پھر زنا، چوری، خون، وغیرہ بھی بڑے بڑے گناہ ہیں اور ہر قسم کے گناہوں سے بچنا چاہئے۔

گناہوں سے بچنا یہ تو ادنیٰ سی بات ہے اس لئے انسان کو چاہئے کہ گناہوں سے بچ کر نیکی کرے اور اللہ تعالیٰ کی عبادت اور اطاعت کرے جب وہ گناہوں سے بچے گا اور خدا کی عبادت کرے گا تو اسکا دل برکت سے بھر جائے گا اور یہی انسان کی زندگی کا مقصد ہے۔ دیکھو اگر کسی کپڑے کو پاخانہ لگا ہوا ہو تو اسکو صرف دھوڈالنا ہی کوئی خوبی نہیں ہے بلکہ اسے چاہئے کہ پہلے اسے خوب صابن سے ہی دھوکر صاف کرے اور میل نکال کر اسے سفید کرے اور پھر اس کو خوشبو لگا کر معطر کرے تا کہ جو کوئی اسے دیکھے خوش ہو اسی طرح پر انسان کے دل کا حال ہے وہ گناہوں کی گندگی سے ناپاک ہو رہا ہے اور گھناؤنا اور متعفن ہو جاتا ہے۔ پس پہلے تو چاہئے کہ گناہ کے چرک کو توبہ و استغفار سے دھوڈالے اور خدا تعالیٰ سے توفیق مانگے کہ گناہوں سے بچتا رہے پھر اس کی بجائے ذکر الٰہی کرتا رہے اور اس سے اس کو بھر ڈالے۔ اس طرح پر سلوک کا کمال ہو جاتا ہے اور بغیر اس کے وہی مثال ہے کہ کپڑے سے صرف گندگی کو دھوڈالا ہے لیکن جب تک یہ حالت نہ ہو کہ دل کو ہر قسم کے اخلاق رذیلہ سے صاف کر کے خدا کی یاد کا عطر لگا دے اور اندر سے خوشبو آوے اس وقت تک خدا تعالیٰ کا شکوہ نہیں کرنا چاہئے لیکن جب اپنی حالت اس قسم کی بناتا ہے تو پھر شکوہ کا کوئی محل اور مقام ہی نہیں رہتا۔

آجکل وبا کے دن ہیں اس لئے لاپروا نہیں ہونا چاہئے۔ سچی تبدیلی کرنی چاہئے بہت سے آدمی اعتراض کر دیتے ہیں کہ فلاں شخص نے بیعت کی تھی وہ مر گیا مگر یہ اعتراض فضول ہے کیا وہ نہیں جانتے کہ صحابہ بھی جنگوں میں شریک ہو کر شہید ہو جاتے تھے حالانکہ وہی جنگ مخالفوں کے لئے بطور عذاب تھی لیکن اس سے یہ نہیں سمجھ لینا چاہئے کہ بیعت کے بعد اعمال کی کوئی ضرورت نہیں ہے بلکہ بیعت کے بعد حجت پوری ہو جاتی ہے پھر اگر اپنی اصلاح اور تبدیلی نہیں کرتا تو سخت جوابدہ ہے پس ضرورت اس بات کی ہے کہ سچے مسلمان بنو تا کہ اللہ تعالیٰ کی نگاہ میں تمہاری کوئی قدر و قیمت ہو۔ جو چیز کارآمد ہوتی ہے اسی کی قدر کی جاتی ہے دیکھو اگر تمہارے پاس دودھ دینے والی بکری ہو جس سے تمہارے بیوی بچے پرورش پاتے ہوں تو تم بھی اسکو ذبح کرنے کے لئے تیار نہیں ہو جاتے لیکن اگر وہ کچھ بھی دودھ نہ دے بلکہ نری چارہ دانہ کی چٹی ہو تو تم فوراً اسکو ذبح کر لو گے اسی طرح پر جو آدمی اللہ تعالیٰ کا سچا فرمانبردار، نیک کام کرنے والا اور دوسروں کو نفع پہنچانے والا نہ ہو اس وقت تک خدا تعالیٰ اسکی پرواہ نہیں کرتا۔ بلکہ وہ اس بکری کی طرح ذبح کے لائق ہوتا ہے جو دودھ نہیں دیتی ہے اس لئے ضرورت اس امر کی ہے کہ تم اپنے آپکو مفید ثابت کرو اور اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو اور اسکے بندوں کو نفع پہنچاؤ۔ (ملفوظات ج ۳ ص ۶۰۸۔۶۱۱)

منیر احمد حافظ آبادی ایم اے پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر آفسیٹ پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا: پروپرائٹر نگران بدر بورڈ قادیان

خلاصہ خطبہ جمعہ

سیدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 28/اپریل 2006 بمقام فجی

ہمیشہ اللہ تعالیٰ کی طرف توجہ رکھیں اس کا بہترین ذریعہ پنجوقتہ نمازیں ہیں
ہر احمدی کو اپنی نمازوں کی حفاظت کرنی چاہئے اس سے خدا سے براہِ راست تعلق پیدا ہوگا

ایک احمدی میں اور دوسرے لوگوں میں حقوق اللہ اور حقوق العباد کے قیام کے لحاظ سے نمایاں فرق ہونا چاہئے

مورخہ **28/اپریل 2006** بروز جمعہ حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فجی سے خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا جو ہندوستانی وقت کے مطابق صبح قریباً پونے سات بجے مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ انٹرنیشنل سے لائیو نشر ہوا۔

تشہد تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور پُرنور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا اللہ تعالیٰ کا شکر و احسان ہے کہ آج وہ مجھے دنیا کے اس حصے اور اس ملک سے خطبہ کی توفیق عطا فرما رہا ہے جو دنیا کا آخری کنارہ کہلاتا ہے۔ اس لحاظ سے اللہ تعالیٰ حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے کئے ہوئے وعدے کے پورا ہونے کا نظارہ کروا رہا ہے کہ ہم احمدیت کا پیغام دنیا کے کناروں تک پہنچتا دیکھ رہے ہیں فرمایا آج فجی کے شہر سے، دُنیا کے آخری کنارے سے اللہ تعالیٰ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا پیغام دنیا کے باقی حصوں میں پہنچانے کے سامان بہم پہنچا رہا ہے۔ پہلے یہ دنیا کے کنارے تک پہنچا اور پھر دنیا کے کنارے سے ساری دنیا میں پہنچا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی کے مطابق اس زمانے کے مسیح و مہدی ہیں آج دنیا اس بات کو تسلیم کرے یا نہ کرے لیکن ہر کوئی پکار رہا ہے اور کہہ رہا ہے، دنیا مطالبہ کر رہی ہے کہ کوئی مصلح کوئی مسیح و مہدی ہونا چاہئے جو دنیا کو صحیح راستہ پر چلا سکے۔ آج دنیا خدا کو بھول گئی ہے۔ اپنے پیدا کرنے والے کے حق کو بھلایا جا چکا ہے اور نفسا نفسی کا عالم ہے۔ بھائی کے حقوق چھین کر اپنا حق قائم کیا جا رہا ہے اسلام کا صرف نام باقی رہ گیا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پیشگوئی فرمائی تھی کہ جب ایسا زمانہ آجائے گا کہ اسلام کا صرف نام رہ جائے گا تو وہی زمانہ ہوگا جس میں مسیح و مہدی ظاہر ہوگا۔ پس خوش قسمتوں نے آپ کو قبول کرلیا۔ لیکن کیا مسیح و مہدی کو صرف مان لینا کافی ہوگا؟ نہیں۔ آپ اس لئے مبعوث ہوئے کہ بندوں کو خدا سے ملا سکیں لہذا ہمیں آپ کی تعلیم کی روشنی میں جو دراصل آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیم ہے جس کو لوگ بھلا بیٹھے ہیں اللہ تعالیٰ کی ذات کو اور اس کے عرفان کو حاصل کرنے کی کوشش کرنی چاہئے۔ حضور پُرنور نے اس ضمن میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ایک اقتباس پیش فرمایا جس میں حضور علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کی معرفت حاصل کرنے اور گناہ آلود زندگی سے کنارہ کش ہونے کی نصیحت فرمائی ہے۔ فرمایا پس جو آپ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو مان لیا ہے آپ اپنا جائزہ لیں کہ کیا آپ نے اس مقصد کو اپنے سامنے رکھا ہوا ہے جب ہم اس مقصد کو اپنے سامنے رکھ کر چلیں گے تو ہمیں خدا کے آگے جھکنے کی توفیق ملے گی۔ فرمایا ہم احمدی خوش قسمت ہیں کہ ہمیں اللہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تمام پیشگوئیوں کو پورا ہوتے ہوئے دیکھنے کی توفیق دی اور آپؐ کے عاشقِ صادق حضرت مسیح موعودؑ کو ماننے کی توفیق دی جو ہر وقت آپؐ کے عشق میں ڈوبے رہتے تھے۔ آپؑ نے اپنے ایک شعر میں فرمایا:

بعد از خدا بعشق محمد مخمرم
گر کفر ایں بود بخدا سخت کافرم

کہ خدا تعالیٰ کے بعد میں حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے عشق میں ڈوبا ہوا ہوں اگر یہ کفر ہے تو پھر خدا کی قسم میں سب سے بڑا کافر ہوں۔

حقوق اللہ اور حقوق العباد کی طرف توجہ دلاتے ہوئے حضور پُرنور نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ارشادات عالیہ پیش فرمائے جس میں حضور علیہ السلام نے فرمایا اللہ کے حق میں سب سے بڑا حق اس کی عبادت ہے اگر دوزخ اور بہشت نہ ہو تب بھی اس کی عبادت کی جائے۔ بنی نوع انسان کی ہمدردی میں میرا یہ مذہب ہے کہ جب تک دشمن کے لئے بھی دعا نہ کی جائے تب تک سینہ صاف نہیں ہوتا۔ حضور ایدہ اللہ نے فرمایا خدا کی عبادت بے غرض ہو کر کی جائے یہ نہیں کہ مصیبت کے وقت اللہ کو یاد کیا اور آسائش کے دنوں میں دنیا میں ڈوب گئے اور خدا کو بھول گئے۔ فرمایا ہمیشہ اللہ تعالیٰ کی طرف توجہ رکھیں اس کا بہترین ذریعہ پنجوقتہ نمازیں ہیں۔ نماز چھوڑنے والوں پر اللہ کی لعنت ہوتی ہے۔ ہر احمدی کو اپنی نمازوں کی حفاظت کرنی چاہئے۔ اس سے خدا سے براہِ راست تعلق پیدا ہوگا نہ کسی وظیفہ کی ضرورت ہوگی نہ کسی پیر فقیر کے پاس جانے کی۔ حدیث کے حوالہ سے حضور پُرنور نے فرمایا کفر اور اسلام کے بیچ فرق کرنے والی جو چیز ہے وہ ترک نماز ہی ہے فرمایا اللہ کے حکم کے مطابق نماز کی بہت حفاظت کریں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ارشادات عالیہ کے حوالہ سے حضور پُرنور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا جس کو نماز میں لذت نہیں آئی اس نے ایمان کا حظ نہیں اٹھایا۔ حضور پُرنور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے حقوق اللہ اور حقوق العباد کی ادائیگی کے ضمن میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ارشادات اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث مبارکہ پیش فرمائیں ایک حدیث حضور نے بیان فرمائی: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سب سے بڑی فضیلت یہ ہے کہ قطع تعلق کرنے والے سے بھی تعلق قائم کرو اور جو تمہیں نہیں دیتا تم اسے بھی دو۔ حضور ایدہ اللہ نے فرمایا یہ وہ حکم ہے جس پر ہمیں عمل کرنا چاہئے اس کے نتیجہ میں ہم جھگڑوں اور فسادوں کو ختم کرنے والے ہوں گے۔ ایک دوسری حدیث حضور نے یہ بیان فرمائی: حضرت عائشہ رضی اللہ عنھا کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے عائشہ عاجزی اختیار کر کیونکہ اللہ عاجزی اختیار کرنے والوں سے محبت کرتا ہے اور تکبر کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔ حضور ایدہ اللہ نے فرمایا پس ایک دوسرے کی عزت کریں اور ایک دوسرے کے جذبات کا خیال رکھیں۔ حقوق اللہ اور حقوق العباد کی ادائیگی کے لئے خدا کے آگے جھکے رہنا چاہئے ورنہ اس کے بغیر توفیق نہیں ملے گی۔ ایک احمدی میں اور دوسرے لوگوں میں حقوق اللہ اور حقوق العباد کے قیام کے لحاظ سے نمایاں فرق ہونا چاہئے۔ ہر بچہ بوڑھا عورت اور مرد اس طرف توجہ کرے کہ ہم نے حقیقی معنوں میں خدا کا عبادت گزار بندہ بننا ہے۔ پس ابھی سے اپنے اندر یہ روح پیدا کرنے کی کوشش کریں۔ جلسہ سے بھرپور فائدہ اٹھائیں۔ اپنے اندر پاک تبدیلی پیدا کریں۔ یہ دو دن دعاؤں میں لگے رہیں یہ نہ ہو کہ یہاں سے جا کر سب بھول جائیں۔ یہ آپ کی زندگی کا حصہ بن جانا چاہئے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔ ☆☆

اعلان برائے داخلہ جامعۃ المبشرین قادیان

جملہ امراء و صدر صاحبان و مبلغین کرام کی آگاہی کیلئے اعلان کیا جاتا ہے کہ یکم اگست 2006 سے جامعۃ المبشرین قادیان کا نیا تعلیمی سال شروع ہو رہا ہے۔ خواہش مند امیدوار درج ذیل کوائف کے ہمراہ اپنی درخواستیں مطلوبہ داخلہ فارم پر ہیڈ ماسٹر جامعۃ المبشرین کو ارسال کریں۔ داخلہ فارم جامعۃ المبشرین سے حاصل کرسکتے ہیں۔ شرائط داخلہ:: (۱) درخواست دہندہ واقف زندگی ہو یا اپنی زندگی وقف کرنے کا خواہش مند ہو۔ (۲) جسمانی و ذہنی طور پر صحت مند ہو (معذور نہ ہو) (۳) تعلیم کم از کم میٹرک ضروری ہے۔ (۴) قرآن کریم ناظرہ جانتا ہو۔ (۵) عمر بیس سال سے زائد نہ ہو۔ (۶) گریجوٹ ہونے کی صورت میں عمر ۲۲ سال سے زائد نہ ہو۔ امیدوار کا غیر شادی شدہ ہونا ضروری ہے۔ (۷) امیر جماعت/صدر جماعت مطمئن ہو کہ درخواست دہندہ وقف اور داخلہ کیلئے موزوں ہے۔ درخواست دہندہ اپنی سندات کی مصدقہ نقول مع ہیلتھ سرٹیفکیٹ امیر جماعت/صدر جماعت کی رپورٹ کے ساتھ مع ۴ عدد فوٹو (Stamp Size)۔ 30 جون 2006ء تک دفتر جامعۃ المبشرین میں بھجوادیں۔ داخلہ فارم پہنچنے پر ان کے کوائف کا جائزہ لینے کے بعد جامعۃ المبشرین کی طرف سے جن طلباء کو انٹرویو کیلئے بلایا جائے وہی قادیان آئیں۔

☆......تحریری ٹیسٹ و انٹرویو میں معیار پر پورا اترنے والے طلباء کو ہی جامعۃ المبشرین میں داخل کیا جائے گا۔
☆......قادیان آنے کے اخراجات امیدوار کو خود برداشت کرنے ہوں گے۔ ٹیسٹ و انٹرویو میں فیل ہونے کی صورت میں واپسی کے اخراجات بھی خود کرنے ہوں گے۔
☆......امیدوار قادیان آتے وقت موسم کے لحاظ سے گرم، سرد کپڑے رضائی، بستر وغیرہ ہمراہ لے کر آئیں۔
☆......یہ کورس تین سال کا ہوگا اور معلمین کا تقرر عارضی بالمقطعہ گریڈ میں ہوگا۔

نصاب:: تحریری ٹیسٹ میٹرک کے معیار کا ہوگا۔ اردو۔ ایک مضمون اور درخواست
انٹرویو: اسلامیات بشمول تاریخ احمدیت، جنرل نالج انگلش ریڈنگ، اردو ریڈنگ قرآن مجید ناظرہ۔

خط و کتابت کیلئے پتہ Head Master Jamiatul Mubashreen,
Guest House Civil Line, Qadian-143516 Distt. Gurdaspur (Punjab
Mob. 9872121505, (O) 01872-222474

(ہیڈ ماسٹر جامعۃ المبشرین قادیان)

خطبہ جمعہ

اپنی اصلاح کے لئے اور اپنے نفس کو پاک کرنے کے لئے مالی قربانی بھی ایک انتہائی ضروری چیز ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ماننے والوں میں سے ایک بہت بڑی تعداد ہے جو مالی قربانیاں کرنا جانتی ہے اوران نمونوں کو قائم کرنے والی ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت پر چلتے ہوئے صحابہ نے کئے۔

اگر بعض آدمی مجبوریوں کی وجہ سے شرح کے مطابق چندہ نہیں دے سکتے تو رعایت لے لیں۔ بجٹ بہرحال صحیح آمد پر بننا چاہئے۔ نومبائعین کو مالی نظام میں شامل کریں۔ جن پر زکوٰۃ واجب ہے ان کو ضرور ادا کرنی چاہئے۔

مال ہمیشہ جائز ذریعہ سے کماؤ کیونکہ اللہ تعالیٰ کو اچھا مال تبھی پیش کر سکتے ہو جب جائز ذریعہ سے کمایا ہو۔

اپنی اپنی گنجائش اور کشائش کے لحاظ سے ہر احمدی کا مالی جہاد میں شامل ہونا ضروری ہے۔

خطبہ جمعہ سیدنا امیرالمومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز۔فرمودہ 31/مارچ2006ء بمطابق 31/امان1385ہجری شمسی بمقام مسجد بیت الفتوح بلندن(برطانیہ)

خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدر الفضل انٹرنیشنل لندن کے شکریہ کے ساتھ شائع کر رہا ہے

أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَ رَسُوْلُهُ

أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ- بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُلِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ۔ اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَ إِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ۔ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔ صِرَاطَ الَّذِيْنَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ

﴿وَأَنْفِقُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَلَا تُلْقُوْا بِأَيْدِيْكُمْ إِلَى التَّهْلُكَةِ وَأَحْسِنُوْا۔ إِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ﴾ (البقرہ:196)

اللہ تعالیٰ کا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اس جماعت پر، اس پیاری جماعت پر بہت بڑا احسان ہے کہ اس میں شامل ہونے کے بعد افراد جماعت اپنے عہد کے مطابق مالی قربانیوں میں پیش پیش رہتے ہیں لیکن اللہ تعالیٰ کے حکم کے تحت کہ نیک باتوں کی یاددہانی کراتے رہنا چاہئے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت پر عمل کرتے ہوئے وقتاً فوقتاً جماعت کو مالی قربانیوں کی طرف توجہ دلائی جاتی ہے تاکہ اگر کوئی سست ہو رہا ہے تو اس کو اس طرف توجہ پیدا ہو جائے اور جو نئے آنے والے ہیں اور نوجوان ہیں ان کو مالی قربانیوں کا احساس ہو جائے، اس کی اہمیت کا احساس پیدا ہو جائے کہ مالی قربانی بھی ایک انتہائی ضروری چیز ہے اور وہ اپنی اصلاح کے لئے اور اپنے نفس کو پاک کرنے کے لئے اللہ کی راہ میں خرچ کرنے والے بن جائیں۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ﴿وَأَنْفِقُوْا خَيْرًا لِأَنْفُسِكُمْ﴾ (التغابن:17) کہ اپنے مال اس کی راہ میں خرچ کرتے رہو یہ تمہاری جانوں کے لئے بہتر ہوگا۔

قرآن کریم میں مالی قربانیوں کی طرف توجہ دلانے کے بارے میں بے شمار ارشادات ہیں اور یہ خوشخبری دی گئی ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنی راہ میں خرچ کرنے والوں کو پورا اجر دیتا ہے۔ اس دنیا میں بھی اجر ہے اور مرنے کے بعد بھی اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے والے ہوں گے۔ اس لئے ہمیشہ اپنے مال کا بہترین ٹکڑا اس کی راہ میں خرچ کرو۔

جماعت احمدیہ کا جو مالی سال ہے اس کو ختم ہونے میں دو تین ماہ رہ گئے ہیں اور جو انتظامیہ ہے، مال سے متعلقہ شعبوں کو ان دنوں میں وصولیوں کی طرف توجہ دلانے کی فکر ہوتی ہے۔ تو اس لحاظ سے میں توجہ دلانی چاہتا ہوں تاکہ جن لوگوں کو ابھی تک اپنے لازمی چندہ جات ادا کرنے کی طرف توجہ نہیں ہوئی ان کو توجہ ہو جائے اور منتظمین کی پریشانی بھی دور ہو۔

مجھے یقین ہے اور خدا تعالیٰ کے سلوک کو دیکھتے ہوئے جو وہ جماعت سے کرتا چلا آ رہا ہے میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس یقین پر قائم ہوں کہ جو بھی جماعتی ضروریات ہوں گی اللہ تعالیٰ ہمیشہ انشاء اللہ پوری فرماتا رہے گا۔ نئے کاموں، نئے منصوبوں کو وہی دل میں ڈالتا ہے اور ڈالتا بھی اسی لئے ہے کہ اس کے نزدیک جماعت اس کام کو پورا کرنے کی صلاحیت رکھتی ہے۔ اس آخری زمانے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے غلامِ صادق کے ذریعے سے مالی قربانیوں کے جہاد ہونے تھے اس لئے ایک لمبے عرصے کے بعد اِن لوگوں کے دلوں میں جنہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مانا ہے وسعت بھی اللہ تعالیٰ نے پیدا کی ہے۔ اس زمانے میں جبکہ ہر طرف مادیت کا دور دورہ ہے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ماننے والوں میں سے ایک بہت بڑی تعداد ہے جو مالی قربانیاں کرنا جانتی ہے اور ان نمونوں کو قائم کرنے والی ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت پر چلتے ہوئے صحابہ نے کئے۔ یہ مالی قربانی، قربانی تو یقیناً ہے جیسا کہ میں نے کہا لیکن اس زمانے میں اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ماننے والوں میں اس قربانی کی صلاحیت بھی پیدا کر دی ہے جس کے اعلیٰ ترین نمونے ہمارے سامنے ہمارے آقا و مطاع حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے قائم فرمائے تھے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ:

"اگر ہماری فطرت کو وہ قوتیں نہ دی جاتیں جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے تمام کمالات کو ظلّی طور پر حاصل کر سکتیں تو یہ حکم ہمیں ہرگز نہ ہوتا کہ اس بزرگ نبی کی پیروی کرو۔ کیونکہ خدا تعالیٰ فوق الطاقت کوئی تکلیف نہیں دیتا۔ جیسا کہ وہ خود فرماتا ہے ﴿لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا إِلَّا وُسْعَهَا﴾ (البقرہ:287)۔

(حقیقۃ الوحی۔روحانی خزائن جلد 22 صفحہ156)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اس ارشاد سے بعض لوگوں کے اس بہانے کی بھی وضاحت ہوگئی جو یہ کہتے ہیں کہ تمام چندوں کی ادائیگی ہماری طاقت سے بڑھ کر ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: ﴿لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا إِلَّا وُسْعَهَا﴾ (البقرہ:287) کہ اللہ تعالیٰ کسی جان کو اس کی وسعت، اس کی صلاحیت، اس کی گنجائش سے بڑھ کر تکلیف نہیں دیتا۔ یہ تو ٹھیک ہے کہ اللہ تعالیٰ تکلیف نہیں دیتا، لیکن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جو نمونے قائم فرمائے اور جن پر چلتے ہوئے صحابہ نے قربانیاں دیں وہ قربانیاں اپنے اوپر تنگی وارد کر کے ہی دی گئی تھیں۔ ہر ایک نے اپنی اپنی استعداد کے مطابق اپنے اوپر تنگی وارد کی اور قربانیاں دیں۔

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی استعدادیں زیادہ تھیں انہوں نے اس کے مطابق قربانی دی، دوسرے ان کو اللہ تعالیٰ کے اپنے ساتھ اس سلوک کا بھی علم تھا، ان کو پتہ تھا کہ میں آج اپنے گھر کا سارا سامان بھی اللہ کی راہ میں قربان کر دوں گا تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے اللہ تعالیٰ نے مجھے اتنی دماغی صلاحیت دی ہے اور تجارت میں اتنا تجربہ ہے کہ اس سے زیادہ مال دوبارہ پیدا کر لوں گا اور توکل بھی تھا، یقین بھی تھا اور یقیناً اس میں اعلیٰ ایمانی حالت کا دخل بھی تھا۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنا جائزہ لیتے ہوئے گھر کا نصف مال پیش کر دیا اور اسی طرح باقی صحابہؓ نے اپنی استعدادوں کے مطابق قربانیاں کیں اور کرتے چلے گئے۔ تو ہمیں اس ارشاد کہ ﴿لَا یُکَلِّفُ اللّٰہُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا﴾ (البقرہ:287) کو اپنے بہانوں کے لئے استعمال نہیں کرنا چاہئے بلکہ اپنا جائزہ لیتے رہنا چاہئے، خود اپنے آپ کو دیکھنا چاہئے کہ مالی قربانی کی میرے اندر کس حد تک صلاحیت ہے، کتنی گنجائش ہے۔ کم آمدنی والے لوگ عموماً زیادہ قربانی کر کے چندے دے رہے ہوتے ہیں بہ نسبت زیادہ آمدنی والے لوگوں کے۔ زیادہ پیسے کو دیکھ کر بعض دفعہ بعض کا دل کھلنے کی بجائے تنگ ہو جاتا ہے۔ بلکہ بعض دفعہ ایسی صورت بھی پیدا ہو جاتی ہے کہ موصی بھی بہت کم آمدنی پر چندے دیتے ہیں اور ایسے راستے تلاش کر رہے ہوتے ہیں جن سے ان کی آمدنی کم سے کم ظاہر ہو۔ حالانکہ چندہ تو خدا تعالیٰ کی خاطر دینا ہے۔ ایسے لوگوں کا پھر پتہ تو چل جاتا ہے، پھر وصیت پر زد بھی آتی ہے۔ پھر معذرتیں کرتے ہیں اور معافیاں مانگتے ہیں۔ تو چاہے موصی ہو یا غیر موصی جب بھی مالی کشائش پیدا ہو اس مالی کشائش کو انہیں قربانی میں بڑھانا چاہئے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے ہماری استعدادوں کو، کشائش کو اس لئے بڑھایا ہے کہ آزمائے جائیں۔ یہ دیکھا جائے کہ بیعت کے دعویٰ میں کس حد تک سچے ہیں۔ ﴿لَا یُکَلِّفُ اللّٰہُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا﴾ (البقرہ:287) کے ارشاد کے بعد اس ارشاد کو بھی مدّنظر رکھنا چاہئے کہ ﴿لَهَا مَا كَسَبَتْ وَعَلَيْهَا مَا اكْتَسَبَتْ﴾ (البقرہ: 287) یعنی نیک کام کا ثواب بھی ملے گا اور اگر ٹال مٹول کر رہے ہو گے تو نقصان بھی ہو گا۔ بہر حال اگر دل میں ذرا سا بھی ایمان ہو تو ایسے لوگ جن کی غلطیوں کی وجہ سے ان سے چندہ نہیں لیا جاتا جب ایسی صورت حال پیدا ہوتی ہے جیسا کہ مَیں نے بیان کیا ان کی وصیت پہ زد پڑتی ہے یا دوسرے لوگوں کے چندوں پہ۔ تو کیونکہ احمدی ہیں، دل میں نیکی ہوتی ہے اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مانا ہے، پھر ان کے دل بے چین ہو جاتے ہیں جیسا کہ مَیں نے بتایا پھر معافیاں مانگتے ہیں اور ان کے لئے بات بڑی سخت تکلیف دہ بن رہی ہوتی ہے۔ تو جب نظام جماعت نے یہ اجازت دی ہوئی ہے کہ بعض آدمی مجبوریوں کی وجہ سے شرح کے مطابق چندہ نہیں دے سکتے تو رعایت لے لیں تو سچائی کا تقاضا یہ ہے کہ رعایتی شرح کی منظوری حاصل کر لی جائے، بجائے اس کے کہ غلط بیانی سے کام لیا جائے۔ اور مَیں اس بارے میں کئی دفعہ کہہ بھی چکا ہوں کہ ایسے لوگوں کو بغیر کسی سوال جواب کے رعایت شرح مل جائے گی۔ تو ایک تو جو لوگ اپنی آمد غلط بتاتے ہیں وہ غلط بیانی کی وجہ سے گناہگار ہو رہے ہوتے ہیں۔ دوسرے اس غلط بیانی کی وجہ سے اپنے پیسے میں بھی بے برکتی پیدا کر رہے ہوتے ہیں۔ ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے کہ جس خدا نے اپنے فضل سے حالات بہتر کئے ہیں وہ ہر وقت یہ طاقت رکھتا ہے کہ ایسے لوگوں کو کسی مشکل میں گرفتار کر دے۔ پس خدا تعالیٰ سے ہمیشہ معاملہ صاف رکھنا چاہئے۔

اصل بات جو مَیں یہاں کہنا چاہتا ہوں یہ ہے کہ مالی قربانی ذریعہ ہے تربیت کا اور نفس کو پاک کرنے کا۔ اگر کچھ حصہ مالی قربانی بھی کر رہے ہیں اور غلط بیانی کر کے اپنی آمد کو بھی چھپا رہے ہیں تو اللہ تعالیٰ کا مالی قربانی کرنے والوں کے لئے ان کے نفسوں کو پاک کرنے کا جو وعدہ ہے اس سے تو پھر حصہ نہیں لے رہے ہوتے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ تو ہر انسان کے دل کا حال جانتا ہے، اس کے تمام حالات جانتا ہے، کوئی چیز اس سے چھپی ہوئی نہیں ہے تو ایسی مالی قربانی کا بھی کوئی فائدہ نہیں ہوتا۔ اور پھر یہ بات تربیت میں کمی کا باعث بن رہی ہوتی ہے بلکہ دوسروں کے لئے بھی غلط نمونے قائم کر رہی ہوتی ہے اور جھوٹ بولنے کی وجہ بھی بن رہی ہوتی ہے۔ اس لئے بہتر ہے کہ ایسے لوگ مکمل طور پر چندے سے رخصت حاصل کر لیا کریں اور غلط آمد بتانے کی وجہ سے جو جھوٹ کے مرتکب ہو رہے ہوتے ہیں اس سے بچ جائیں۔ کیونکہ جھوٹ کے بارے میں تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ شرک کی طرف لے جانے والا ہے۔

پس چند ایسے لوگ جو اس قسم کے طریق اختیار کئے ہوئے ہیں ان کے لئے اس میں بڑا انذار ہے۔ اللہ ہر احمدی کو اس سے بچائے اور ہم مالی قربانی دلی خوشی سے کرنے والے ہوں نہ کہ بوجھ سمجھ کر۔ اللہ کی خاطر کی گئی قربانیوں کو اللہ کا فضل سمجھ کر کریں نہ کہ یہ خیال ہو کہ ہم جماعت پر یا خدا تعالیٰ پر کوئی احسان کر رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے مجھ پر احسان کسی نے کیا کرنا ہے۔ مَیں تو ان قربانیوں کو جو تم کر رہے ہوتے ہو کئی گنا بڑھا کر تمہیں دیتا ہوں، تمہیں واپس لوٹا رہا ہوتا ہوں۔ پس یہ سودا تمہارے فائدے کے لئے ہے جیسا کہ فرماتا ہے ﴿مَنْ ذَا الَّذِیْ یُقْرِضُ اللّٰہَ قَرْضًا حَسَنًا فَیُضٰعِفَهٗ لَهٗۤ اَضْعَافًا كَثِیْرَةً وَاللّٰہُ یَقْبِضُ وَیَبْصُطُ وَاِلَیْهِ تُرْجَعُوْنَ﴾ (البقرۃ:246) کہ کون ہے جو اللہ کو قرضہ حسنہ دے تا کہ وہ اس کے لئے اس کو کئی گنا بڑھائے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ: ”اللہ تعالیٰ جو قرض مانگتا ہے تو اس سے یہ مراد نہیں ہوتی ہے کہ معاذ اللہ، اللہ تعالیٰ کو حاجت ہے اور وہ محتاج ہے۔ ایسا وہم کرنا بھی کفر ہے۔ بلکہ اس کا مطلب یہ ہے کہ جزا کے ساتھ واپس کروں گا۔ یہ ایک طریق ہے اللہ تعالیٰ جس سے فضل کرنا چاہتا ہے“۔

(تفسیر حضرت مسیح موعودؑ سورۃ البقرۃ آیت 246)

پس وہ لوگ جو مالی کشائش کے بعد دل میں کنجوسی محسوس کرتے ہیں ان کو یاد رکھنا چاہئے کہ سب چندے اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو سمیٹنے کا ذریعہ ہیں۔ پس اگر اللہ تعالیٰ کی خاطر اپنے مال کا سولہواں حصہ دے رہے ہیں تو یہ ان دینے والوں کے فائدہ کے لئے ہے۔ اللہ تعالیٰ دوسری جگہ فرماتا ہے کہ میں تمہارے مالوں کو سات سو گنا یا اس سے بھی زیادہ بڑھا کر واپس دیتا ہوں۔ پس یہ اللہ تعالیٰ کو جو اپنے مال کا اچھا ٹکڑا کاٹ کر دے رہے ہو یہ تمہارے اپنے ہی فائدے کے لئے ہے۔ اس میں ایک مومن کو یہ بھی ہدایت ہے، یہ بھی فرما دیا کہ مال ہمیشہ جائز ذریعے سے کماؤ کیونکہ اللہ تعالیٰ کو اچھا مال تبھی پیش کر سکتے ہو جب جائز ذریعہ سے کمایا ہو۔ اللہ تعالیٰ کو ناجائز منافع سے کمایا ہوا مال بھی پسند نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ کو سود سے کمایا ہوا مال بھی پسند نہیں ہے بلکہ سختی سے اس کی مناہی ہے۔ رشوت کا پیسہ بھی اللہ تعالیٰ کی ناراضگی لینے والا ہے۔

پس جب چندہ دینے والا ان سب باتوں کو مدنظر رکھے تو پھر اس کا روپیہ، اس کی آمد، اس کی کمائی خود بخود پاک ہو جائے گی۔ یہ مالی قربانی اس کے لئے تزکیۂ نفس کا موجب بن جائے گی۔ اور اس طرح وہ اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کرنے والا بن جائے گا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے امت کے لئے جو دعائیں کی ہیں ان کا بھی وارث بن رہا ہو گا۔

جیسا کہ مَیں نے کہا تھا کہ یہ زمانہ جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا زمانہ ہے اس میں ایک جہاد مالی قربانیوں کا جہاد بھی ہے کیونکہ اس کے بغیر نہ اسلام کے دفاع میں لٹریچر شائع ہو سکتا ہے، نہ قرآن کریم کے مختلف زبانوں میں ترجمے ہو سکتے ہیں، نہ یہ ترجمے دنیا کے کونے کونے میں پہنچ سکتے ہیں۔ نہ مشن کھولے جا سکتے ہیں، نہ مربیان، مبلغین تیار ہو سکتے ہیں اور نہ مربیان، مبلغین جماعتوں میں بھجوائے جا سکتے ہیں۔ نہ ہی مساجد تعمیر ہو سکتی ہیں۔ نہ ہی سکولوں، کالجوں کے ذریعہ سے غریب لوگوں تک تعلیم کی سہولتیں پہنچائی جا سکتی ہیں۔ نہ ہی ہسپتالوں کے ذریعہ سے دکھی انسانیت کی خدمت کی جا سکتی ہے۔ پس جب تک دنیا کے تمام کناروں تک اور ہر کنارے کے ہر شخص تک اسلام کا پیغام نہیں پہنچ جاتا اور جب تک غریب کی ضرورتوں کو مکمل طور پر پورا نہیں کیا جاتا اس وقت تک یہ مالی جہاد جاری رہنا ہے۔ اور اپنی اپنی گنجائش اور کشائش کے لحاظ سے ہر احمدی کا اس میں شامل ہونا فرض ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں غریب اپنی طاقت کے لحاظ سے خرچ کرتا تھا اور امیر اپنی وسعت کے لحاظ سے خرچ کرتا تھا۔ غریب صحابہ بھی بے چین رہتے تھے کہ کاش ہمارے پاس بھی مال ہو تو ہم بھی خرچ کریں۔ جب جہاد کے لئے جانے کے لئے، باوجود ان کی خواہش کے، مالی تنگی اور سامان کی کمی کی وجہ سے ان کو پیچھے رہنا پڑتا تھا تو ان کی آنکھیں آنسو بہاتی تھیں اور ان کے دل بے چین ہوتے تھے۔ اور یہ اتنی سچی بے چینی تھی کہ اللہ تعالیٰ نے جو دلوں کا حال جاننے والا ہے اس نے بھی یہ گواہی دی کہ یہ بے چین دل اور آنسو بہاتی آنکھیں بناوٹ نہیں تھیں بلکہ حقیقت میں ان کی یہ کیفیت ہوتی تھی۔

اللہ کرے کہ آج ہماری قربانیوں کی تڑپ بھی اسی طرح سچی تڑپ ہو جس طرح پہلوں کی تھی۔ اور اللہ تعالیٰ ہمیں ان کے ساتھ ملاتے ہوئے پاک نمونے قائم کرنے کی توفیق دے۔ ہمیں اس آیت کے مطابق اس بات کا ادراک عطا فرمائے اور عمل کرنے کی توفیق دے جس کی مَیں نے تلاوت کی ہے۔ اس کا ترجمہ یہ ہے اللہ کی راہ میں خرچ کرو اور اپنے ہاتھوں اپنے تئیں ہلاکت میں نہ ڈالو اور احسان کرو۔ یقیناً اللہ احسان کرنے والوں سے محبت کرتا ہے۔

آج جب اسلام کے خلاف ہر طرف سے حملے ہو رہے ہیں اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جماعت کو اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی رہنمائی میں دلائل قاطعہ کے ذریعہ سے جواب دینے کے لئے کھڑا کیا ہے اور جس کی تیاری کے لئے جیسا کہ مَیں نے کہا کہ مالی قربانی کی ضرورت ہے، ہمیں اپنی ذمہ داریوں کو سمجھتے ہوئے مالی قربانیوں کی طرف توجہ دینے کی بہت زیادہ ضرورت ہے۔ ورنہ اللہ تعالیٰ نے جیسا کہ فرمایا ہے کہ اگر ہم مالی قربانیوں کی طرف توجہ نہیں کریں گے تو اپنے آپ کو ہلاکت میں ڈالنے والے ہوں گے۔ اپنے آپ کو دین کی خدمت سے محروم کر رہے ہوں گے۔ اور دین کی خدمت سے محروم ہونے کا مطلب ہی اپنے آپ کو ہلاکت میں ڈالنا ہے۔

پس جو چندے کے معاملے میں سستیاں دکھانے والے ہیں وہ اپنے جائزے لیں اور جو جماعتی عہدیدار نئے شامل ہونے والوں کو اس کی اہمیت سے آگاہ نہیں کرتے وہ بھی ذمہ دار ہیں۔ پس جہاں دین کی نصرت کے لئے آسمان پر شور ہے وہاں ہمیں اپنی ذمہ داریوں کی طرف بھی بہت زیادہ توجہ دینے کی ضرورت ہے۔ ان ذمہ داریوں کو بھی ہمیں نبھانا ہو گا۔ اور ہم ہلاکت سے اس صورت میں بچ سکتے ہیں جب اَحْسِنُوْا پر عمل کرتے ہوئے اپنے فرائض عمدگی سے ادا کرنے والے ہوں اور اس کے نتیجہ میں خدا کی رضا حاصل کرنے والے ہوں۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہؓ اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کے لئے مال خرچ کرنے کے طریقوں اور یہ کہ کون سا مال خرچ کرنا چاہئے اس کے بارے میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا کرتے تھے۔

چنانچہ روایت میں آتا ہے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور کہنے لگا یا رسول اللہ! اللہ کی راہ میں خرچ کئے ہوئے کس مال کا ثواب زیادہ ملے گا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تو تندرستی کی حالت میں مال کی خواہش ہوتے ہوئے، محتاجی سے ڈر کر، مالداری کی طمع رکھ کر، خرچ کرے۔ اور اتنی دیر مت کر کہ جان حلق میں آن پہنچے تو اس وقت تو کہے کہ فلاں کو اتنا دینا اور فلاں کو اتنا دینا، حالانکہ اب تو وہ مال کسی اور کا ہو ہی چکا۔

(صحیح بخاری)

تو فرمایا کہ تندرستی کی حالت میں، انسان کی صحت اچھی ہو، جوان ہو، تو عاقبت کی فکر بھی کم رہتی ہے۔ اگر اس عمر میں یہ خیال آ جائے صحت کی حالت میں یہ خیال آ جائے تو پھر مال کی وجہ سے بہت سی ایسی لغویات ہیں جن میں انسان مبتلا ہو جاتا ہے، ملوث ہو سکتا ہے ان سے بچ جاتا ہے۔

پھر مال کی خواہش ہر انسان میں ہوتی ہے۔ آج کل کے زمانے میں مادیت کا بہت زیادہ دور دورہ ہے اور بہت بڑھ کر یہ خواہش ہے۔ اس حالت میں اس زمانے میں جب اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں تو یقیناً یہ بہت بڑی قربانی ہے۔ اللہ کا فضل ہے کہ جماعت میں بہت سے لوگ مال کی خواہش رکھنے کے باوجود قربانیاں کرتے ہیں۔

پھر اس وقت خرچ کرنا جب محتاجی کا بھی ڈر ہو۔ یہ بھی اللہ تعالیٰ کا احسان ہے کہ جماعت میں ایسی بہت مثالیں ہیں جب کسی بات کی بھی پرواہ کئے بغیر لوگ قربانیاں کر رہے ہوتے ہیں۔

ابھی چند دن ہوئے جرمنی کے ایک نوجوان کے بارے میں مجھے پتہ چلا کہ وہ مقروض بھی تھا، شادی بھی ہونے والی تھی۔ ایک معمولی رقم اس نے شادی کے لئے جمع کی ہوئی تھی لیکن جب وہاں جو تحریک ہے سو (100) مساجد کی اس کے لئے چندے کی تحریک کی گئی تو وہ تمام جمع پونجی جو اس نے شادی کے لئے جوڑی تھی لا کے پیش کر دی۔

پس یہ نمونے جہاں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے وعدوں کے پورا ہونے کے نظارے ہمیں دکھاتے ہیں، وہاں اُن سست لوگوں کو بھی توجہ کرنی چاہئے، ان کو بھی توجہ دلانے والے بننے چاہئیں جو حیلوں بہانوں سے چندوں میں کمی کی درخواستیں کرتے ہیں۔ تو ایسے لوگوں کے بارے میں فرمایا کہ وہ مالدار ہونے کی طمع رکھتے ہیں ایک ہی خواہش ہوتی ہے کہ کسی طرح پیسہ اکٹھا ہو جائے۔ یہ چند لوگ اُن برکتوں میں نہ شامل ہو کر جو اس قربانی کی وجہ سے ملنی ہے اپنے آپ کو ہلاکت میں ڈالنے والے ہوتے ہیں۔ اللہ سب احمدیوں کو عقل دے اور اس بخل سے محفوظ رکھے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کس طرح اپنے صحابہ کو مالی قربانیوں کی ترغیب دلائی اور کس طرح دلایا کرتے تھے اس بارے میں روایت میں یوں ذکر ملتا ہے۔

حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دفعہ اپنی نسبتی ہمشیرہ حضرت اسماءؓ بنت ابوبکر کو نصیحت فرمائی کہ اللہ کی راہ میں گن گن کر خرچ نہ کیا کرو ورنہ اللہ تعالیٰ بھی تم کو گن گن کر ہی دے گا۔ اپنی تھیلی کا منہ بند کر کے (یعنی کنجوسی سے) نہ بیٹھ جانا ورنہ پھر اس کا منہ بند ہی رکھا جائے گا۔ یعنی نہ تو پیسہ آئے گا اور نہ نکلنے کی نوبت آئے گی۔ جتنی طاقت ہو، استعداد ہو اتنا خرچ کرنا چاہئے۔

(بخاری کتاب الزکوٰۃ باب التحریص علی الصدقة)

پس بعض لوگ جو سمجھتے ہیں کہ چندے ہمارے لئے بوجھ ہیں ان کو ہمیشہ یہ نصیحت یاد رکھنی چاہئے۔

پھر ایک روایت میں آتا ہے حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قیامت کے دن حساب کتاب ختم ہونے تک انفاق فی سبیل اللہ کرنے والا اللہ کی راہ میں خرچ کئے ہوئے اپنے مال کے سائے میں رہے گا۔ (مسند احمد بن حنبل)

پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم یہ حدیث قدسی بھی سنایا کرتے تھے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اے ابن آدم! خرچ کرتا رہ، مَیں تجھے عطا کروں گا۔

آج اللہ تعالیٰ کے فضل سے ایسی کئی مثالیں بکھری پڑی ہیں۔ (ایک مَیں نے مثال پہلے بھی دی تھی) جن میں اللہ تعالیٰ کی ان نوازشوں کے ذکر ملتے ہیں، اس کے نظارے نظر آتے ہیں، اور یہ نظارے نظر آتے ہی ہیں تو لوگوں میں اتنی جرأت اور ہمت پیدا ہوتی ہے کہ وہ نہ ہوتے ہوئے بھی اپنے مال خرچ کر دیتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ جماعت کو اس طرح قربانی کرنے والے ہمیشہ عطا فرماتا رہے اور ان پر اپنے فضلوں کی بارش بھی برساتا رہے۔

چندوں کے بارہ میں بعض جماعتوں کے بعض استفسار ہوتے ہیں جو بعض لوگوں کی طرف سے ہوتے ہیں جن کے بارے میں سمجھتا ہوں کہ وضاحت کر دوں۔ ایک تو یہ کہ آج کل وصیت کی طرف بہت توجہ ہے۔ اور وصیت کی طرف توجہ تو ہو گئی ہے لیکن تربیت کی کافی کمی ہے۔ اس لئے بعض موصیان یہ سمجھتے ہیں کہ کیونکہ ہم نے وصیت کی ہوئی ہے اس لئے ہم صرف وصیت کا چندہ دیں گے باقی ذیلی تنظیموں کے چندے یا مختلف تحریکات کے چندے ہم پر لاگو نہیں ہوتے۔ تو یہ واضح ہو، جیسا کہ مَیں نے پہلے بھی کہا ہے کہ اگر تو حالات ایسے ہوں کہ تمام چندے نہ دے سکتے ہوں تو اس کی اجازت لے لیں۔ ورنہ توقع ایک موصی سے یہ کی جاتی ہے کہ ایک موصی کا معیار قربانی دوسروں کی نسبت، غیر موصی کی نسبت زیادہ ہونا چاہئے۔ تو اگر وصیت کا صرف کم سے کم 1/10 حصہ سے دے کر باقی چندے نہیں دے رہے تو ہو سکتا ہے غیر موصی دوسرے چندے شامل کر کے موصیان سے زیادہ قربانی کر رہے ہوں۔ تو اس لحاظ سے واضح کر دوں کہ کوئی بھی چندہ دینے والا، چاہے وہ موصی ہیں یا غیر موصی ہیں اگر توفیق ہے تو تمام تحریکات میں چندے دینے چاہئیں کیونکہ ہر تحریک اپنی اپنی ضرورت کے لحاظ سے بڑی اہم ہے۔

پھر ایک چیز یہ ہے کہ جیسا کہ مَیں نے کہا کہ اصل مقصد چندوں کا اللہ تعالیٰ کا قرب پانا ہے، نہ کہ پیسے اکٹھے کرنا۔ اس لئے بالکل صحیح طریق سے بغیر کسی چیز کو، اپنی آمد کو چھپائے بغیر، اپنے بجٹ بنوانے چاہئیں جو کہ سال کے شروع میں جماعتوں میں بنتے ہیں۔ اور بجٹ بہرحال صحیح آمد پہ بننا چاہئے۔ اس کے بعد اگر توفیق نہیں تو چندوں کی چھوٹ لی جا سکتی ہے۔

پھر ایک اور بات ہے جس کی طرف مَیں عرصے سے توجہ دلا رہا ہوں کہ نومبائعین کو مالی نظام میں شامل کریں۔ یہ جماعتوں کے عہدیداروں کا کام ہے۔ جب نومبائعین مالی نظام میں شامل ہو جائیں گے تو جماعتوں کے یہ شکوے بھی دور ہو جائیں گے کہ نومبائعین سے ہمارے رابطے نہیں رہے۔ یہ رابطے پھر ہمیشہ قائم رہنے والے رابطے بن جائیں گے اور یہ چیز ان کے تربیت اور ان کے تقویٰ کے معیار بھی اونچے کرنے والی ہو گی۔ تو جیسا کہ مَیں نے کہا کہ قرآن کریم میں مالی قربانیوں کے بارے میں بے شمار ہدایات ہیں۔ تو اللہ تعالیٰ جو بھی فضل فرماتا ہے ان کو اس میں بھی شامل کرنا چاہئے۔

پھر زکوٰۃ کی ادائیگی کے بارے میں بعض سوال ہوتے ہیں۔ یہ بنیادی حکم ہے۔ جن پر زکوٰۃ واجب ہے ان کو ضرور ادا کرنی چاہئے اور اس میں بھی کافی گنجائش ہے۔ بعض لوگوں کی رقمیں کئی کئی سال بنکوں میں پڑی رہتی ہیں اور ایک سال کے بعد بھی اگر رقم جمع ہے تو اس پہ بھی زکوٰۃ دینی چاہئے۔ پھر عورتوں کے زیورات ہیں ان پر زکوٰۃ دینی چاہئے۔ جو کم از کم شرح ہے اس کے مطابق ان زیورات پہ زکوٰۃ ہونی چاہئے۔ پھر بعض زمینداروں پر زکوٰۃ واجب ہوتی ہے ان کو اپنی زکوٰۃ ادا کرنی چاہئے۔ تو یہ ایک بنیادی حکم ہے اس پر بہرحال توجہ دینے کی ضرورت ہے۔

اس مالی قربانی کے ضمن میں ایک دعا کی بھی درخواست کرنی چاہتا ہوں۔ جیسا کہ مَیں نے ایک دفعہ اعلان کیا تھا بلکہ شاید دو دفعہ کر چکا ہوں، کہ طاہر ہارٹ انسٹیٹیوٹ جو ربوہ میں بن رہا ہے اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے بڑی خوبصورت عمارت ہے اور بڑا اعلیٰ اور معیاری انسٹیٹیوٹ بن رہا ہے، دل کی بیماریوں کے لئے۔ اس کے لئے مَیں نے دنیا کے ڈاکٹروں کو تحریک کی تھی کہ وہ اس میں خاص طور پر حصہ لیں اور قربانیاں کریں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے امریکہ کے ڈاکٹرز نے اس کے خرچ کی بہت بڑی ذمہ داری اپنے اوپر لی ہے۔ تقریباً ایکوئپمنٹ (equipment) وغیرہ کا سارا خرچ وہی ادا کریں گے اور یہ بہت بڑا خرچ ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے انہوں نے ایک بہت بڑی رقم جمع بھی کر لی ہے اور وعدے بھی کئے ہیں۔ ان کے لئے بھی دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کو جزا دے اور یہ توفیق دے کہ وہ جلد اپنے وعدے پورے کرنے والے بھی ہوں۔ لیکن امریکہ کی جماعت کو بھی یاد رکھنا چاہئے کہ اس بہت بڑی قربانی کی وجہ سے کہیں ان کے لازمی چندہ جات میں فرق نہ پڑے۔ وہ بہرحال متاثر نہیں ہونے چاہئیں۔

اللہ تعالیٰ ان سب قربانی کرنے والوں کے لئے جو بھی اللہ کی راہ میں قربانی کر رہے ہیں ان کے اموال و نفوس میں بے انتہا برکت عطا فرمائے۔ یہ تو اللہ تعالیٰ کا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے وعدہ ہے کہ سلسلہ کی ترقی کے لئے جس چیز کی بھی ضرورت ہو گی اور جن اموال کی بھی ضرورت ہے وہ انشاء اللہ میسر ہو جائیں گے، مہیا ہو جائیں گے۔

جیسا کہ آپؑ فرماتے ہیں ’’اور خدا تعالیٰ کا وعدہ ہے کہ وہ اس سلسلہ کو ترقی دے گا اس لئے امید کی جاتی ہے کہ اشاعت اسلام کے لئے ایسے مال بہت اکٹھے ہو جائیں گے۔‘‘

تو یہ تو کوئی فکر نہیں ہے کہ مال نہیں ملے گا، ضرورت پوری نہیں ہو گی۔ لیکن ہمیں یہ دعا کرتے رہنا چاہئے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق دے کہ ہم ان مالی قربانیوں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے والے ہوں اور قربانیوں کے اعلیٰ معیار قائم کرنے والے ہوں۔ اور پھر اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے وارث بنیں۔

دعا کی ایک اور درخواست ہے کہ انشاء اللہ اس ہفتے کے دوران میں مَیں آسٹریلیا وغیرہ اور دوسرے چند ممالک کے چند ہفتوں کے لئے دورے پہ جا رہا ہوں۔ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ہر لحاظ سے اس دورے کو بابرکت فرمائے اور ہر لحاظ سے کامیاب فرمائے جو وہاں کے احمدیوں کے لئے بھی بابرکت ہو۔ اور سفر میں بھی ہمیں حفاظت میں رکھے۔

مسیح کی آمدِ ثانی اور عیسائیوں کا مورمن فرقہ

سید ساجد احمد فارگو نارتھ ڈکوٹا، امریکہ

انیسویں صدی عیسوی میں مسیحی فرقوں میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی آمد ثانی کا ہر سو عام چرچا تھا۔ ان کے کئی معروف اور مقبول مذہبی لیڈروں نے آمد ثانی کی کئی تاریخیں مقرر کیں عیسائی اپنے گھروں سے نکل کر کھلے آسمان کے نیچے ساری ساری رات جاگ کر آسمان کی طرف دیکھا کئے۔ جب کئی بار یہ پیشگوئیاں پوری نہ ہوئیں تو کئی لوگوں نے تو بائبل کی واضح پیش گوئیوں کی توجیہہ نہ کر سکنے کی وجہ سے عاجز ہو کر یہ کہنا شروع کر دیا کہ خدا کے علاوہ کسی کو آمد ثانی کے لمحے کا علم نہیں۔ لیکن کئی اور لوگوں نے نئے اندازے لگائے اور آمد ثانی کی تاریخیں بدل دیں۔ یہ سلسلہ ابھی تک چل رہا ہے جب ایک تاریخ گزر جاتی ہے تو ایک اور تاریخ مقرر کر دیتے ہیں۔ مغربی اخباروں میں وقتاً فوقتاً اس بارے میں خبریں اور اشتہارات آتے رہتے ہیں مگر انہیں علم نہیں کہ جس نے آنا تھا وہ تو آ کر چلا بھی گیا۔ اکثر میں کوشش کرتا ہوں کہ انہیں حضرت مسیح پاک کی یہ پیشگوئی ضرور بھیج دوں:

''مسیح موعود کا آسمان سے اترنا محض جھوٹا خیال ہے۔ یاد رکھو کہ کوئی آسمان سے نہیں اترے گا۔ ہمارے تمام مخالف جو اب زندہ موجود ہیں وہ تمام مریں گے اور کوئی ان میں سے عیسیٰ بن مریم کو آسمان سے اترتے نہیں دیکھے گا۔ اور پھر ان کی اولاد جو باقی رہے گی وہ بھی مرے گی اور ان میں سے کوئی آدمی عیسیٰ بن مریم کو آسمان سے اترتے نہیں دیکھے گا۔ اور پھر اولاد کی اولاد مرے گی اور وہ بھی مریم کے بیٹے کو آسمان سے اترتا نہیں دیکھے گی۔ تب خدا ان کے دلوں میں گھبراہٹ ڈالے گا کہ زمانہ صلیب کے غلبہ کا بھی گزر گیا اور دنیا دوسرے رنگ میں آ گئی مگر مریم کا بیٹا عیسیٰ اب تک آسمان سے نہ اترا۔ تب دانشمند یکدفعہ اس عقیدہ سے بیزار ہو جائیں گے اور ابھی تیسری صدی آج کے دن سے پوری نہیں ہوگی کہ عیسیٰ کا انتظار کرنے والے کیا مسلمان اور کیا عیسائی سخت نومید اور بدظن ہو کر اس جھوٹے عقیدہ کو چھوڑ دیں گے اور دنیا میں ایک ہی مذہب ہوگا اور ایک ہی پیشوا۔ میں تو ایک تخم ریزی کرنے آیا ہوں سو میرے ہاتھ سے وہ تخم بویا گیا اور اب وہ بڑھے گا اور پھولے گا اور کوئی نہیں جو اس کو روک سکے۔'' (تذکرۃ الشہادتین، صفحہ ۶۷)

ان ہی عیسائی فرقوں میں ایک فرقہ مورمن فرقہ ہے۔ Church of Jesus christ of latter day saints لیٹر ڈے سینٹس چرچ سے تعلق رکھنے والے مسیحی عرف عام میں مورمن کہلاتے ہیں دنیا بھر میں ان کی تعداد ۱۲ ملین یعنی تقریباً سوا کروڑ ہے۔

یہ فرقہ ۱۸۳۳ میں جوزف سمتھ نے شروع کیا تھا۔

اس فرقے کی تیز ترقی کی وجوہات میں زیادہ تر کثرت تبلیغ کا ذکر کیا جاتا ہے لیکن اس کی تیز بڑھوتری میں اس کے آغاز میں کثرت ازدواج polygamy کی اجازت نے بڑا کردار ادا کیا۔ اس کی ترقی کی تیسری وجہ اس کی اپنے ابتداء سے ہی کثرت اولاد کے اصول کا اپنانا ہے۔ مغرب جب کہ مشرق کو کم بچے پیدا کرنے کی تلقین کر رہا ہے خود اس کے مورمن فرقے کے خاندانوں میں ایک ہی میاں بیوی سے دس بارہ بچے ہونا عام بات ہے۔

دوسرے عیسائی فرقوں کے مقابل مورمنوں کو آمد ثانی کے تعین کے بارے میں اس لحاظ سے زیادہ مشکل کا سامنا ہے کہ دوسرے فرقوں کے قیاس ہزاروں سال پرانی تحریرات پر مبنی ہیں جب کہ مورمن فرقے کے بانی نے اپنے زعم میں خود خدا سے علم پا کر آمد ثانی کا تعین کیا۔ چونکہ مورمن فرقے کے بانی جوزف سمتھ نے اپنے نبی ہونے کا دعویٰ کیا تھا اس لئے آمد ثانی کے بارہ میں اس کی پیشگوئیوں کے پورا نہ ہونے سے نہ صرف اسکے دعویٰ نبوت پر حرف آتا ہے بلکہ مورمن فرقے کی وجہ تشکیل مشکوک بلکہ بے معنی ہو کے رہ جاتی ہے۔

عیسائیوں میں مورمن فرقے کا یہ مخصوص اعتقاد بھی ہے کہ مسیح کا ظہور امریکہ میں ایک بار پہلے بھی ہو چکا ہے چنانچہ مورمنوں کے حوالے سے آمد ثانی کا تذکرہ اصل میں آمد مکرر کا رنگ رکھتا ہے، لیکن اس مضمون میں معروف عام اصطلاح کا لحاظ رکھتے ہوئے آمد ثانی کی اصطلاح کا استعمال ہی مناسب سمجھا گیا ہے۔

جوزف سمتھ نے ۲ اپریل ۱۸۴۳ کو کہا کہ ایک روز وہ ابن آدم (یعنی مسیح) کے آنے کے وقت کے بارہ میں بڑی توجہ سے دعا کر رہا تھا کہ اس نے ایک آواز سنی جو یہ دہرا رہی تھی کہ جوزف میرے بیٹے، اگر تم ۸۵ سال زندہ رہے تو تم ابن آدم کا منہ دیکھ لوگے، سو اتنا کافی سمجھو اور اس معاملے میں مجھے مزید زحمت نہ دو (ڈاکٹرین اینڈ کاوینٹنس باب ۱۳۰)

جوزف سمتھ ۱۸۰۵ء میں پیدا ہوا تھا گویا جوزف سمتھ کو بقول اس کے ایک غیبی آواز نے بتایا کہ آمد ثانی سن ۱۹۰۰ عیسوی (1805+85) تک ہو جائے گی۔

لیکن جوزف سمتھ کو ۲۷ جون ۱۸۴۴ کو ایک مشتعل ہجوم نے ۳۹ سال کی عمر میں ہی مار ڈالا۔ چنانچہ نہ ہی جوزف سمتھ نے ۸۵ سال کی عمر پائی اور نہ ہی اس کے عرصہ حیات میں مسیح کی آمد ثانی ہوئی اور نہ اسے حقیقی آمد ثانی کا زمانہ ملا۔

اب اگر تو اس کے ماننے والے یہ تاویل کریں کہ جوزف سمتھ سے آمد ثانی کا وعدہ اس کے زندہ رہنے کے ساتھ منسلک تھا تو اس سے مورمنوں کیلئے مزید سوالات پیدا ہوتے ہیں سب سے پہلے تو یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ کیا غیبی آواز کو جوزف سمتھ کی متوقع عمر کا علم نہ تھا؟ اگر نہیں تھا تو وہ آواز کس کی تھی؟ اگر خدا کی آواز تھی تو اسے تو اس کی عمر کا علم ہونا چاہئے تھا کیونکہ خدا تو عالم الغیب ہے۔ اگر وہ آواز نامعلوم تھی تو پھر جوزف سمتھ کے باقی بیانات بھی شکوک و شبہات کا شکار ہو جاتے ہیں۔

دوسرے اگر غیبی آواز کو جوزف سمتھ کی قبل از وقت موت کا علم تھا تو پھر پچاسی کا معین عدد کیوں استعمال کیا گیا؟

غیبی آواز نے جو کہا اس کا صرف ایک ہی حتمی مطلب نکالا جا سکتا ہے اور وہ یہ کہ آمد ثانی کا ۱۹۰۰ء تک ہو جانا چاہئے تھا جو مورمنوں کے نزدیک اس عرصے میں وقوع پذیر نہ ہوئی۔

۱۴ اپریل ۱۸۴۳ کو جوف سمتھ نے ایک کانفرنس میں اعلان کیا کہ اگر اسے پیش گوئی کرنا ہو تو وہ یہ کہے گا کہ وقت آخر ۱۸۴۴ء ۴۵ یا ۴۶ یا چالیس سالوں میں وقوع پذیر نہیں ہوگا۔ اٹھتی ہوئی نسل (Rising generation) میں ایسے ہیں جو مسیح کے آنے سے پہلے موت کا مزانہ چکھیں گے۔

(مورمن ڈاکٹرین ۱۹۶۶ ایڈیشن صفحہ ۶۹۲)

اس پیشگوئی میں جوزف سمتھ نے آمد ثانی کے وقت کو اٹھتی ہوئی نسل سے باندھا ہے اور ان لوگوں سے جو اکثر لوگوں سے زیادہ عمر پانے والے ہوں۔

اگر اس اٹھتی ہوئی پشت کا نقطہ آغاز کسی ایسے بچے کو بھی لیا جائے جو اسی روز پیدا ہوا ہو، جس روز جوزف سمتھ نے یہ اعلان کیا تو زیادہ سے زیادہ اس بچے کے جوانی اور بڑھاپے کے ادوار میں سے گزر کر اس جہان فانی سے کوچ کرنے سے قبل المسیح کو آ جانا چاہیے تھا۔ اگر اس بچے کی عمر ایک سو بیس بھی مان لی جائے تو یہ زمانہ ۱۹۶۳ء سے آگے نہیں جاتا۔

آج اس پیشگوئی کو ڈیڑھ سو سال سے زیادہ کا عرصہ گزر چکا ہے اگر آج کوئی شخص اس زمانے کا زندہ ہوتا تو مورمن ضرور اسے پیش کرتے گو پیش گوئی کی رو سے ایک سے زیادہ کا با ہوش و حواس بقید حیات ہونا ضروری ٹھہرتا ہے۔

چونکہ جوزف سمتھ کی یہ اہم پیش گوئی اس کی معینہ نسل کے دوران میں پوری نہ ہوئی تو آمد ثانی کی امید برقرار رکھنے کیلئے ایک نسل کی تعریف کو پھیلانے کی کوشش کی گئی۔ بروس مک کونکی نے اپنی کتاب مورمن ڈاکٹرین کے ۱۹۶۶ کے ایڈیشن میں اس مشکل پر بحث کرتے ہوئے (صفحہ ۶۹۲ اور ۶۹۳) میں لکھا ہے کہ ان دنوں میں پیدا ہونے والے کسی شخص کے پچھتر سال کی عمر میں اولاد ہوئی ہو تو وہ اولاد اس نسل کو بیسویں صدی کی دوسری دہائی تک لے جاتی ہے۔ 1843+75=1918 اور اگر وہ اولاد بھی لمبی عمر پا جائے مثلاً بیاسی سال سے زیادہ تو آمد ثانی کا زمانہ دو ہزار سے بھی آگے ممتد ہو جاتا ہے 1918+82=2000 اس طرح اتنے خوب غیر ضروری اور بے جا کھینچ تان کر کے اس نسل کو سال 2000 سے بھی آگے جاتے ہوئے باور کرانے کی کوشش کی ہے۔

اگر مک کونکی کی تشریح کو مان بھی لیا جائے تو آج وہ دور بھی گزر گیا ہے۔ سال 2000 کو بھی اب تو پانچ سال گزر گئے ہیں۔ اب مورمنوں کے لئے اس کے سوا کوئی چارہ نہیں کہ یا تو وہ حقیقی آمد ثانی کو قبول کر لیں یا وہ بھی دوسرے عیسائی (اور مسلمان) فرقوں کی طرح یہ کہنا شروع کر دیں کہ آمد ثانی کے وقت کا کسی کو علم نہیں یا یہ کہ انہیں اب کسی مسیح کی ضرورت ہی نہیں رہی۔

عمومی گفتگو اور تحریر میں ایک نسل یا پشت کی عمر تیس سے چالیس سال تک سمجھی جاتی ہے گو بعض دفعہ اس کا تعلق کسی شخص کی عمر یا کئی اشخاص کی عمروں کے ساتھ بھی باندھ دیا جاتا ہے۔ بائبل سے اس کے سو سال تک لمبا ہونے کا جواز بھی نکالا جا سکتا ہے، لیکن اپنے بیان میں جوزف سمتھ نے خود متعلقہ نسل کو زندہ لوگوں میں سے بعض کے تاحیات ہونے تک محدود کر دیا ہے اس لئے اسے کھینچنا تانا اصل پیشگوئی کو بدلنے کے مترادف ہے اور گواہ چست اور مدعی ست کی تمثیل کے موافق ہے۔

جب تک جوزف سمتھ زندہ رہا، وہ مسلسل آمد ثانی کے بہت قریب ہونے کا ذکر کرتا رہا۔ اس نے اس کا اس قدر تکرار کیا کہ حوالے پیش کرنے کی ضرورت بھی نہیں۔ اس کی یہ باتیں اس کی جوانی کی ہیں کیونکہ وہ چالیس کی عمر تک پہنچنے سے پہلے ہی قتل ہو گیا اس سے بھی ظاہر ہے کہ اس کا خیال آمد ثانی کو چند دہاکوں میں ہی محدود کر رہا تھا نہ کہ صدیوں میں۔

جوزف سمتھ کا دعویٰ تھا کہ وہ آمد ثانی کے لئے راہ ہموار کرنے آیا ہے جوزف سمتھ نے جو تحریکیں کیں اور جو منصوبے باندھے، ان کا ملجا و ماوا آمد ثانی کے استقبال کی تیاری ہی بیان کی جاتی ہے اس سے بھی یہ ثابت ہوتا ہے کہ وہ آمد ثانی کی توقع اپنے دور حیات میں ہی رکھے ہوئے تھا۔

آمد ثانی سے تعلق رکھنے والی وہ پیش گوئیاں جن میں آمد ثانی کا تعین حتمی طور پر سالوں کی گنتی میں کیا گیا ہے، اہل یہود عیسائیت اور اسلام میں مشترک ہیں۔

اس لئے عیسائیوں اور مسلمانوں کا ایک ہی وقت میں ایک ہی آنے والے کا انتظار کرنا کوئی اچنبھے کی بات نہیں۔ جب تینوں قوموں کے قیاس گزرتے ہوئے وقت کی شاہراہ کے ایک نقطہ پر مرکوز ہو گئے تو ان میں سے اہل فراست کیلئے اس نتیجے پر متفق ہونا مشکل نہیں ہونا چاہئے کہ آنے والا ان تینوں میں سے آخری لوگوں میں سے ہی آئے گا جو مسلمان ہیں۔ لیکن یہ قدرتی بات ہے کہ ہر گروہ کی یہی خواہش ہوگی کہ آنے والا انہیں میں سے آئے۔ (باقی صفحہ 15 پر دیکھیں)

منشیات کا استعمال تھوڑی مقدار میں بھی نقصان دہ ہے

عطاء الرحمٰن خالد استاد جامعہ احمدیہ قادیان

منشیات اس وقت دنیا کیلئے ایک بڑا سنگین مسئلہ بن گیا ہے۔ بعض ممالک میں تو یہ منشی اشیاء اس کثرت سے استعمال ہوتی ہیں کہ حکومتوں کو یہ فکر دامنگیر ہوگئی ہے کہ لوگوں کو کس طرح اس سے بچایا جائے اور کس طریقہ سے ان کو ڈرگس اور تمباکو و سگریٹ نوشی وغیرہ سے روکا جائے۔ ہمارے ملک میں بھی یہ مسئلہ بہت خطرناک شکل اختیار کر چکا ہے اور کئی دفعہ حکومت کی طرف سے پبلک مقامات اور ریل و بس وغیرہ پبلک سواریوں میں سگریٹ نوشی پر پابندی لگ چکی ہے۔ حقیقت میں یہ مسئلہ اس قدر سنگین ہو چکا ہے کہ حال ہی میں ورلڈ ہیلتھ آرگنائزیشن W.H.O نے بعجد سخت فیصلہ کیا کہ وہ سگریٹ نوشی کرنے والوں کو اپنی آرگنائزیشن میں ملازمت نہیں دے گا۔ مگر کیا اس قسم کے فیصلے اور قانونی پابندی وغیرہ سے ڈرگس کے استعمال اور تمباکو نوشی اور سگریٹ نوشی سے کلیۃً لوگوں کو باز رکھا جاسکتا ہے؟ ہرگز نہیں کیونکہ ایسی پابندی اور قانون تو بنتے اور ٹوٹتے رہتے ہیں مگر منشی اشیاء استعمال کرنے والوں کی تعداد میں کمی آنے کی بجائے تیزی سے اضافہ ہوتا جا رہا ہے۔ دراصل انسان جب کسی نشہ آور چیز کے استعمال کا عادی ہو جاتا ہے تو اس انسان کو نشے سے باز رکھنا نہایت مشکل بلکہ ناممکن سا ہو جاتا ہے اور ایسی کوشش کہ جو زبردستی کی شکل میں ہو تو اس سے فائدہ کی بجائے نقصان کا اندیشہ بڑھتا ہے اور اس طریق سے اب تک بے شمار قیمتی جانیں تلف ہو چکی ہیں کہ زبردستی لوگوں کو نشہ کے استعمال سے باز رکھا جائے لہٰذا زبردستی یا قانون نافذ کر کے ان لوگوں کو جو منشیات کے عادی ہیں باز رکھنا ناممکن ہے...... ہاں ایک طریق ہے جس کے ذریعہ سے ہم لوگوں کو نشہ آور چیزوں کے استعمال سے ہمیشہ کیلئے باز رکھ سکتے ہیں بلکہ ان کے دلوں میں نشہ کے خلاف نفرت پیدا کر سکتے ہیں۔ اور وہ ذریعہ یہ ہے کہ لوگوں کے اندر احساس اور خود اعتمادی پیدا کی جائے اور ان کے ضمیر کو جگایا جائے۔ ان کے اندر جب یہ احساس پیدا ہو جائے کہ جو چیز ہم استعمال کر رہے ہیں جس کے ہم عادی ہوگئے ہیں وہ نہایت نقصان دہ اور مہلک ہے۔ صحت و اخلاق کیلئے مضر ہے۔ ہماری قیمتی زندگی اور قیمتی صحت کو جو کہ انمول ہے تباہ و برباد کرنے والی ہے۔ جب یہ احساس پیدا ہو جائے اور ان کے اندر کا ضمیر جاگ جائے تو وہ بڑے سے بڑا فیصلہ کر سکتے ہیں چاہے وہ بظاہر ان کے اپنے خلاف ہی کیوں نہ ہو۔ لہٰذا ہم سب کا فرض ہے کہ اپنے بھائیوں کو جو کسی نہ کسی وجہ سے کسی نہ کسی نشہ آور چیز کے استعمال کے عادی ہوگئے یا شروعاتی دور میں ہیں اور ابھی پوری طرح اس کے عادی نہیں ہوئے ہیں منشیات سے بچانے کیلئے دعا اور پاک نصائح اور حقائق کو سامنے رکھ کر ان کے اندر کے ضمیر کو جگائیں تا دنیا میں ایک انقلاب پیدا ہو اور ہزاروں بلکہ لاکھوں کروڑوں قیمتی جانیں جو ہر سال منشی اشیاء کے استعمال سے ضائع ہو رہی ہیں کو بچایا جاسکے۔ اگر بار بار کوشش کی جائے تو ضرور ہم اس مقصد میں کامیاب ہو سکتے ہیں کیونکہ قرآن کریم کی یہ واضح ہدایت ہے کہ فَذَكِّرْ اِنْ نَفَعَتِ الذِّكْرٰى (الاعلیٰ آیت نمبر ۱۰) یعنی پس تم نصیحت کرو نصیحت کرنا مفید ہوتا رہا ہے۔

ہمارے ماحول میں بھی آج کل تمباکو نوشی۔ گٹکہ خوری۔ سگریٹ نوشی۔ وغیرہ لغویات کے بعض نوجوان عادی ہو رہے ہیں اور بعض بطور فیشن شروعاتی دور میں ہیں۔ بہر حال یہ چیزیں اگرچہ فوری طور پر بہت خطرناک نہ دکھتی ہوں مگر مفید تو قطعی نہیں ہیں اور ان کا کثرت استعمال صحت کیلئے نہایت مضر اور مہلک ہو سکتا ہے۔

چنانچہ اس تعلق سے چند حقائق پیش خدمت ہیں۔

روزنامہ سہارا اردو لکھتا ہے" تمباکو کے استعمال سے قلب کی بیماری کا خطرہ کئی فیصد بڑھ جاتا ہے۔ پھیپھڑے کے کینسر کے 85 فیصد معاملوں میں سگریٹ نوشی ہی ذمہ دار ہے۔ حاملہ خاتون کی سگریٹ نوشی کی وجہ سے اس کا بچہ متاثر ہو سکتا ہے۔ ڈبلیو ایچ او کی رپورٹ کے مطابق صرف ہندوستان میں ہی ۹ لاکھ سے زیادہ لوگ تمباکو یا سگریٹ نوشی کے استعمال کی وجہ سے موت کا شکار ہوتے ہیں۔ اس میں پائے جانے والے خطرناک کیمیکل نیکوٹین کے ساتھ دوسرے اور خطرناک کیمیکل پھیپھڑے اور خون کی گردش والی نسوں پر گہرا اثر ڈالتے ہیں۔ ماہرین کا ماننا ہے کہ پان مسالا اور سگریٹ نوشی سے منہ گلے اور پھیپھڑے کے کینسر کے مریضوں کی تعداد میں گزشتہ دہائی کے مقابلے میں ۳۰ سے چالیس فیصد اضافہ ہوا ہے۔

(ماخوذ از روزنامہ سہارا دہلی ۱۵ جنوری ۲۰۰۶ء)

قرآن و حدیث میں جن چیزوں کو حرام قرار دیا گیا ہے وہ چیزیں یقیناً بنی نوع انسان کی صحت و اخلاق کیلئے مضر و مہلک ثابت ہوئی ہیں چنانچہ قرآن کریم میں شراب کو حرام قرار دیا گیا ہے اور اس کا نام خمر رکھا گیا ہے۔ خمر کا مطلب وہ چیز جو دماغ میں پردہ ڈالے اور انسان کو غافل کر دے چنانچہ ڈرگس اور تمباکو وغیرہ میں بھی یہ عنصر پایا جاتا ہے اسی لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ **کل مسکر خمر و کل مسکر حرام** (ابوداؤد جلد ۳ کتاب الاشربہ) یعنی ہر نشہ آور چیز خمر (پردہ ڈالنے والی) ہے اور ہر نشہ آور چیز حرام ہے۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام تمباکو نوشی کے بارے میں فرماتے ہیں۔

"اصل میں تمباکو ایک دھواں ہوتا ہے جو اندرونی اعضاء کے واسطے مضر ہے۔ اسلام لغو کاموں سے منع کرتا ہے اور اس میں نقصان ہی ہوتا ہے لہٰذا اس سے پرہیز ہی اچھا ہے" (ملفوظات جلد ۳ صفحہ ۱۱۰)

قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ مومن کی تعریف کرتے ہوئے فرماتا ہے۔ واذا مرّوا باللغو مرّوا کراما (الفرقان آیت ۷۳) یعنی اور جب (مؤمن) لغو باتوں کے پاس سے گذرتے ہیں تو بزرگانہ طور پر (یعنی اس سے بچتے ہوئے اس میں شامل ہوئے بغیر) گذر جاتے ہیں۔ اسی طرح قرآن کریم میں ایک اور جگہ فرمایا کہ مومن لغو باتوں سے ہمیشہ اعراض کرتے ہیں۔ ان تعلیمات کا خلاصہ یہ ہے کہ مرد مومن یا مسلمان فلاح و کامیابی کیلئے پیدا کیا گیا ہے وہ نہ صرف خود کامیابی حاصل کرتا ہے بلکہ دوسروں کو بھی کامیابی کی راہ دکھاتا ہے اور دوسروں کی پریشانی اور تکالیف دور کرنے میں ہر آن کوشاں رہتا ہے۔ نہ صرف خود لغویات سے بچتا ہے بلکہ دوسروں کو لغویات سے بچانا اپنا فرض سمجھتا ہے۔ لہٰذا منشیات کی مضرات اور نقصانات کے حقائق سے دنیا کو آگاہ کرنا آج ہم سب کا فرض ہے۔ قرآن کریم کی پاک تعلیمات کے حوالے سے نہ صرف ہم بھٹکے ہوئے مسلمان نوجوانوں کو نشی چیزوں کے استعمال سے باز رکھ سکتے ہیں بلکہ دوسری اقوام کی نوجوان نسل کو بھی اسلام کی پاک اور فلاح بخش راہ کی طرف راہنمائی کر سکتے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے قرآن کریم کی پاک تعلیم سے آگاہ کرتے ہوئے فرمایا کہ" اللہ اللہ! کیا ہی عمدہ قرآنی تعلیم ہے کہ انسان کی عمر کو خبیث اور مضر اشیاء کے ضرر سے بچالیا۔ یہ نشی چیزیں شراب وغیرہ انسان کی عمر کو بہت گھٹا دیتی ہیں۔ اس کی قوت کو برباد کر دیتی ہیں اور بڑھاپے سے پہلے بوڑھا کر دیتی ہیں یہ قرآنی تعلیم کا احسان ہے کہ کروڑوں مخلوق ان گناہ کے امراض سے بچ گئی جو ان نشہ کی چیزوں سے پیدا ہوتی ہیں۔ (ملفوظات جلد ۳ صفحہ ۱۱۲)

چنانچہ تمباکو نوشی کس قدر صحت کیلئے مضر ہے اس تعلق میں حقائق پر مبنی ایک رپورٹ ملاحظہ ہو۔

برٹین میں ہر سال تمباکو نوشی سے

اوسلو 23 ستمبر (آئی اے این ایس) بیڑی سگریٹ کا استعمال زیادہ نہیں کرنا چاہئے اس سے دل کی بیماری کے خطرے بڑھ جاتے ہیں لیکن اب ایک مطالعہ سے پتہ چلا ہے کہ تھوڑی مقدار میں بھی تمباکو نوشی کرنے سے کئی خطرے پیدا ہو سکتے ہیں۔ ایک مطالعہ میں پایا گیا ہے کہ ہر روز صرف چار سگریٹ پینا بھی اتنا ہی خطرناک ہے جتنا اس سے زیادہ مقدار میں تمباکو نوشی کرنا۔ ناروے کی راجدھانی اوسلو میں واقعہ نیشنل ہیلتھ سکریننگ سروس کے جیل جارویٹ اور دوسرے ریسرچ سکالروں نے پایا ہے کہ نہ کے برابر بھی کی جانے والی تمباکو نوشی خطرناک ہی ہوتی ہے 1970ء کے دہاکے سے 2002ء کے درمیان 43 ہزار مردوں اور عورتوں پر کئے گئے تجربے سے پایا گیا ہے کہ صحت مندی اور موت کے درمیان تمباکو نوشی کا خطرناک رول ہوتا ہے۔ بی بی سی کے آن لائن ایڈیشن پر شائع اس رپورٹ میں بتایا گیا ہے کہ تمباکو نوشی نہ کرنے والے کی نسبت بہت کم مقدار میں تمباکو نوشی کرنے والوں میں تین گنا زیادہ دل کی بیماری کا خطرہ پایا جاتا ہے عورتوں میں تو ایک سے چار روزانہ پینے کی عادت سے پھیپھڑے کے کینسر سے مرنے والوں کی تعداد میں پانچ گنا اضافہ پایا گیا ہے۔

1.06 لاکھ لوگ ہلاک ہوتے ہیں

مطالعہ میں یہ بھی کہا گیا ہے کہ تمباکو نوشی کے لئے کوئی حد مقرر نہیں ہے جہاں اُسے محفوظ قرار دیا جاسکے۔ یہ کسی بھی مقدار میں خطرناک ہی ہے۔ قابل ذکر یہ بات ہے کہ جو کم از کم تمباکو نوشی کرنے والے لوگ ہیں ان میں بھی موت کی در زیادہ پائی جاتی ہے۔ جیسے جیسے سگریٹ کی مقدار بڑھتی ہے موت کی در بھی اس مقدار سے بڑھتی جاتی ہے ریسرچ کرنے والوں کے مطابق کم تمباکو نوشی کرنے والے لوگوں کو آہستہ آہستہ زیادہ تمباکو نوشی کرواکے دیکھے جانے پر پتہ لگا ہے کہ دونوں کے خطرے میں کوئی خاص فرق نہیں پایا گیا۔ مطالعہ کے مطابق برٹین میں ہر سال تمباکو نوشی کرنے سے 1.06 لاکھ لوگ موت کا شکار ہوتے ہیں۔ (ماخوذ از ہندسماچار 24 ستمبر 2005ء)

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ مولیٰ کریم بنی نوع انسان کو اس خطرناک چیز یعنی تمباکو نوشی اور سگریٹ نوشی کی بدعادت سے توبہ کرنے اور ہمیشہ کیلئے اس کو ترک کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین ☆☆☆

شریف جیولرز ربوہ
خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
خالص سونے کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
پروپرائیٹر حنیف احمد کامران - حاجی شریف احمد ربوہ
فون ریلوے روڈ 00-92-476214750
فون اقصیٰ روڈ ربوہ پاکستان 00-92-476212515

خالص اور معیاری زیورات کا مرکز
الرحیم جیولرز
پروپرائیٹر۔ سید شوکت علی اینڈ سنز
پتہ: خورشید کلاتھ مارکیٹ
حیدری نارتھ ناظم آباد۔ کراچی۔ فون 629443

اسلام اور معابد کی حرمت

طاہر احمد بیگ متعلم جامعہ احمدیہ قادیان

مَعَابِدْ مَعْبَدْ کی جمع ہے۔عربی گرامر کے لحاظ سے معبد ظرف مکان ہے۔یعنی وہ جگہ یا مکان جہاں کہ عبادت کی جائے اس لحاظ سے ہر قوم اور مذہب کی عبادت گاہوں کو معنوی رنگ میں معبد کہا جا سکتا ہے۔

اسلام ہر قوم و مذہب کی عبادت گاہوں کی عزت اور تعظیم کرتا ہے اور ان کے قیام و استحکام کی راہ میں کوشش کرنا اور انہیں گرنے اور نقصان سے بچانا اسلام کی تعلیم کا حصہ ہے اسلام ہی وہ واحد مذہب ہے جس نے واضح طور پر یہ اعلان کیا ان من امة الا خلا فیھا نذیر (سورۃ الفاطر) کہ ہر قوم و ملت میں انبیاء اور رسول آتے رہے ہیں اور اس بات کی تصدیق فرمائی کہ ہر مذہب میں کوئی نہ کوئی خوبی ضرور موجود ہے چنانچہ قرآن مجید نے دیگر اہل مذاہب کی نیک انسانی اقدار امانت و دیانت کی تعریف کی (دیکھئے آل عمران آیت 76) اور اعلان فرمایا کہ یہود و نصاری میں بھی عہد کے پابند اللہ اور یوم آخرت پر ایمان لانے والے اور عبادت پر قائم ایسے لوگ ہیں جو نیکی کا حکم دیتے ہیں اور برائی سے روکتے ہیں۔

(دیکھئے ال عمران آیت 114 تا 116)

ہمارے پیارے آقا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے حقوق انسانی کے قیام کیلئے یہ اعلان فرمایا کہ میری آمد سے ملک اور قوم رنگ و نسل اور زبان کے امتیاز کا خاتمہ ہے۔میں کسی قوم کی طرف نہیں تمام بنی نوع انسان کی طرف رسول ہو کر آیا ہوں۔ایک عالمگیر رسول ہو کر۔ فتح مکہ کے موقع پر پہلی آزاد اسلامی ریاست قائم کرتے ہوئے آپ نے نہایت بلند آواز کے ساتھ یہ اعلان فرمایا کہ کسی عربی کو عجمی پر اور عجمی کو عربی پر گورے کو کالے اور کالے کو گورے پر کوئی فضیلت نہیں۔ سب آدم کی اولاد اور انسان ہیں۔اسی روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر انسان کی جان و مال اور عزت کے بنیادی حقوق انسانی کی حفاظت مسلمانوں کی اولین ذمہ داری قرار دی۔اور انہی حقوق انسانی کی خاطر آپ نے عمر بھی جہاد کیا۔

مذہبی لوگ اپنے معابد کے ساتھ عقیدت و احترام کے جذبات رکھتے ہیں۔لیکن مذہبی رواداری کے فقدان کے باعث دنیا میں معابد کی بھی بے حرمتی ہوتی رہی ہے لیکن بانیٔ اسلام حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ نے مسلمانوں کو صرف اپنی مساجد کی ہی حفاظت کا حکم نہیں دیا بلکہ فرمایا کہ وہ دیگر مذاہب کے عبادت خانوں عیسائیوں کے گرجوں اور یہودیوں کی بھی عبادت گاہوں کی حفاظت کریں۔(دیکھئے سورہ الحج آیت نمبر 41)

آج مذہب کے نام پر ایک دوسرے کے معابد گرانے والوں کیلئے اس میں گہرا سبق ہے چنانچہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نجران کے عیسائیوں سے معاہدہ میں انہیں مکمل مذہبی آزادی دیتے ہوئے تحریر کیا کہ ” مسلمان ان کی عبادت گاہوں کی حفاظت کریں گے۔کوئی گرجا گرایا نہیں جائے گا۔کسی پادری کو بے دخل کیا جائے گا نہ انہیں ان کے دین سے ہٹایا جائے گا اور نہ ان پر کوئی ظلم و زیادتی ہوگی“

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سینٹ کیتھرائن متصل کوہ سینا کے راہبوں اور عیسائیوں کو بھی ایک تاریخی امان نامہ دیا جسے آزادی ضمیر اور مذہبی رواداری کے شاہکار کے طور پر پیش کیا جا سکتا ہے۔اس امان نامے میں عیسائیوں ان کے معابد، خانقاہوں، پادریوں، راہبوں وغیرہ کے تمام حقوق حتیٰ کہ سیاحوں اور مسافر خانوں تک کی مکمل حفاظت کی ضمانت دی گئی ہے۔آج کے عیسائی مورخین بھی انصاف اور رواداری کے اس معاہدہ کو دیکھ کر حیران و ششدر رہ جاتے ہیں۔چنانچہ مسٹر کرنسٹن اپنی کتاب World Faith میں ان معاہدات کا ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں” کیا دنیا میں کسی فاتح قوم یا مذہب نے اپنی مفتوح قوموں کو اس سے بڑھ کر تحفظات کی ضمانت دی ہے؟ دنیا کے کسی مذہب میں اس سے زیادہ روادارانہ اور حقیقی طور پر برادرانہ تعلیم تلاش کرنا مشکل ہے“۔

اب میں چند واقعات آپ کے سامنے رکھتا ہوں جس سے واضح طور پر یہ ثابت ہو جائے گا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے خلفاء کرام کی طرف سے سختی کے ساتھ یہ ہدایت ہوتی تھی کہ ہرگز ہرگز کسی بھی مذہب کی عبادت گاہ کو کسی قسم کا نقصان نہ پہنچایا جائے۔

تفسیر کبیر جلد ششم صفحہ 531 پر سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔

” جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جنگ کے لئے جاتے تو اصحاب کو حکم فرماتے تھے کسی قوم کی عبادت گاہیں نہ گرائی جائیں ان کے مذہبی پیشواؤں کو نہ مارا جائے۔عورتوں اور بوڑھوں اور بچوں پر حملہ نہ کیا جائے“ آپؐ نے فرمایا“ جب ہم تاریخ کی ورق گردانی کرتے ہیں تو ثابت ہوتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت سے قبل یہ رواج تھا کہ جنگ میں پادریوں اور راہبوں کو مار ڈالا جاتا تھا لیکن رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے قطعی طور پر روک دیا (تفسیر کبیر جلد ۶ صفحہ ۵۳۱) سورہ البقرہ آیت ۱۹۱ تا ۱۹۴ کی تفسیر کرتے ہوئے حضرت مصلح موعود ”فرماتے ہیں:

” جنگ میں اس امر کو مدنظر رکھنا چاہئے کہ مذہبی عبادتوں اور مذہبی فرائض کی ادائیگی میں روکیں پیدا نہ ہوں۔اگر دشمن کسی ایسی جگہ پر جنگ کی طرح نہ ڈالے جہاں جنگ کرنے سے اس کی مذہبی عبادتوں میں رخنہ ہوتا ہو تو مسلمانوں کو بھی اس جگہ جنگ نہیں کرنی چاہئے۔اگر دشمن خود مذہبی عبادت گاہوں کو لڑائی کا ذریعہ بنائے تو پھر مجبوری ہے ورنہ تم کو ایسا نہ کرنا چاہئے۔اس آیت میں اس طرف اشارہ کیا ہے کہ عبادت گاہوں کے ارد گرد بھی لڑائی نہیں ہونی چاہئے۔کجا یہ کہ عبادت گاہوں پر حملہ کیا جائے یا وہ مسمار کی جائیں یا توڑی جائیں ہاں اگر دشمن خود عبادت گاہوں کو لڑائی کا قلعہ بنالے تو پھر اس کے نقصان کی ذمہ داری اُس پر ہے۔اس نقصان کی ذمہ داری مسلمانوں پر نہیں۔دُشمن اگر مذہبی مقاموں میں لڑائی شروع کرنے کے بعد اس کے خطرناک نتائج کو سمجھ جائے اور مذہبی مقام سے نکلکر دوسری جگہ کو میدان جنگ بنالے تو مسلمانوں کو اس بہانہ سے ان کے مذہبی مقاموں کو نقصان نہیں پہنچانا چاہئے کہ اس جگہ پر پہلے ان کے دشمنوں نے لڑائی شروع کی تھی بلکہ فوراً ان مقامات کے ادب اور احترام کو تسلیم کرتے ہوئے اپنے حملہ کا رخ بھی بدل دینا چاہئے۔

(نبیوں کا سردار صفحہ (39-138)

” اسلامی آداب جہاد“ کے عنوان سے حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم اے رضی اللہ عنہ اپنی کتاب ”سیرۃ النبیؐ“ میں تحریر فرماتے ہیں

” آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب کوئی فوجی دستہ روانہ کرتے تو اسے نصیحت فرمایا کرتے تھے کہ اغزوا بسم اللہ وقاتلوا فی سبیل اللہ۔ ولا تغلوا ولا تغدروا۔ ولا تمثلوا۔ ولا تقتلوا ولیداً ولا امراۃ ولا تقتلوا اصحاب الصوامع۔ ولا تقتلوا شیخا فانیا ولا طفلاً ولا صغیراً ولا امراۃ واصلحوا واحسنوا ان اللہ یحب المحسنین۔یعنی اے مسلمانو نکلو اللہ کا نام لیکر اور جہاد کرو حفاظت دین کی نیت سے مگر خبردار۔ مال غنیمت میں بددیانتی نہ کرنا اور نہ کسی قوم سے دھوکا کرنا اور نہ دشمنوں کے مقتولوں کو مثلہ کرنا اور نہ بچوں اور عورتوں اور مذہبی عبادت گاہوں کے لوگوں کو قتل کرنا اور نہ بہت بوڑھوں کو قتل کرنا اور ملک میں اصلاح کرنا اور لوگوں کے ساتھ احسان کا معاملہ کرنا کیونکہ یقیناً خدا تعالیٰ احسان کرنے والوں کو پسند کرتا ہے۔اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے متعلق لکھا ہے کہ وہ جب کسی فوج کو روانہ فرماتے تو اس کے امیر کو یہ نصیحت کرتے تھے کہ الذین زعموا انھم حبسوا انفسھم للہ فذرھم وما زعموا انھم حبسوا انفسھم لہ ولا تقطعن شجرا مثمراً ولا تخربن عامراً۔ یعنی وہ لوگ جنہوں نے اپنے خیال میں اپنے آپ کو خدا کی عبادت کیلئے وقف کر رکھا ہے ان کو کچھ نہ کہنا اور اسی طرح جس چیز کو وہ مقدس سمجھتے ہوں اسے بھی کچھ نہ کہنا اور پھلدار درخت کو نہ کاٹنا اور نہ کسی آبادی کو ویران کرنا۔

(سیرت خاتم النبیین مصنفہ حضرت مرزا بشیر احمد ایم اے صفحہ 317)

جنگ موتہ کے متعلق آتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تین ہزار کا لشکر تیار کر کے زید بن حارثہ کی ماتحتی میں شام کی طرف بھجوایا اور حکم دیا کہ زید بن حارثہ فوج کے کمانڈر ہوں گے اور اگر وہ مارے گئے تو جعفر بن ابی طالب کمانڈر ہوں گے اور اگر وہ مارے گئے تو عبداللہ بن رواحہ کمانڈر ہوں گے اور اگر وہ بھی مارے جائیں تو مسلمان اپنے میں سے کسی کو منتخب کر کے اپنا افسر بنالیں۔اس وقت ایک یہودی آپ کی مجلس میں بیٹھا ہوا تھا اس نے کہا اے ابو القاسم اگر آپ سچے ہیں تو یہ تینوں آدمی ضرور مارے جائیں گے کیونکہ اللہ تعالیٰ اپنے نبیوں کے منہ سے نکلی ہوئی باتوں کو پورا کر دیا کرتا ہے۔پھر وہ زید کی طرف مخاطب ہوا اور کہا میں تم سے سچ سچ کہتا ہوں اگر محمد رسول اللہ خدا کے سچے نبی ہیں تو تم کبھی زندہ واپس نہیں آؤ گے۔زید نے جواب میں کہا میں زندہ واپس آؤں یا نہ آؤں مگر محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خدا کے سچے نبی ہیں دوسرے دن صبح کے وقت یہ لشکر روانہ ہوا۔رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ اس کو چھوڑنے کے لئے گئے ...... رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس لشکر کے ساتھ ساتھ چلتے جاتے تھے اور انہیں نصیحتیں کرتے جاتے تھے۔آخر مدینہ کے باہر اس مقام پر جا کر جہاں سے آپ مدینہ میں داخل ہوئے تھے اور جس جگہ عام طور پر مدینہ والے اپنے مسافروں کو رخصت کیا کرتے تھے آپ کھڑے ہو گئے اور کہا: میں تم کو اللہ کے تقویٰ کی نصیحت کرتا ہوں اور تمہارے ساتھ جتنے مسلمان ہیں ان سے نیک سلوک کرنے کی۔تم اللہ کا نام لیکر جنگ پر جاؤ اور تمہارے اور خدا کے دشمن جو شام میں ہیں ان سے جا کر لڑائی کرو جب تم شام میں پہنچو گے تو وہاں تمہیں ایسے لوگ ملیں گے جو عبادت گاہوں میں بیٹھ کر خدا کا نام لیتے ہیں تم ان سے کسی قسم کا تعرض نہ کرنا۔ اور نہ انہیں تکلیف پہنچانا اور نہ دشمن کے ملک میں کسی عورت کو مارنا اور نہ کسی اندھے کو مارنا اور نہ کسی بوڑھے کو مارنا۔ نہ کوئی درخت کاٹنا نہ عمارت گرانا۔ یہ نصیحت کر کے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم واپس لوٹے اور اسلامی لشکر شام کی طرف روانہ ہوا۔

یہ ہے اسلام کی نہایت ہی شاندار اور حسین و جمیل تعلیم جس کی نظیر کسی بھی دیگر مذہب میں ملنا مشکل تو کیا بالکل ناممکن ہے۔ اسلامی لشکر کے سپہ سالار اُسامہ بن زید کو میدان جنگ کی جانب روانہ کرتے وقت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے جو دس نصیحتیں کی تھیں اُنکو اسلامی تاریخ میں بہت بڑی اہمیت حاصل ہے کیونکہ یہی دس نصیحتیں اسلامی لشکر کا آئین اور دستور بن گئی تھیں اور اس پر عمل کرنا ہر مسلمان سپاہی کیلئے لازمی ہو گیا تھا۔

ان نصیحتوں سے یہ اندازہ لگانا دشوار نہیں کہ

(باقی صفحہ 15 پر دیکھیں)

دماغی بخار وجوہات اور بچاؤ کا طریقہ

دماغی بخار کیا ھے:: دماغی بخار ایشیائی باشندوں میں بکثرت پایا جاتا ہے۔ یہ بخار ایک قسم کے وائرس سے ہوتا ہے جو مچھروں کے کاٹنے سے ہوتا ہے۔ یہ وائرس مچھروں کے کاٹنے سے پھیلتا ہے۔ یہ وائرس انسان کے وسطی اعصابی نظام پر اثر انداز ہوتا ہے۔ یہ بیماری خطرناک ہے یہاں تک کہ اس سے موت بھی واقع ہو سکتی ہے۔

بیماری کے اسباب:: دماغی بخار کی وجہ وائرس (جراثیم) ہوتے ہیں یہ ایک اربووائرس ہے۔ اربووائرس جراثیم کا ایک بڑا مجموعہ ہوتا ہے جو خون چوسنے والے جاندار کے ذریعے انسانوں میں منتقل ہوتا ہے۔ جیسے اربووائرس مچھروں کے ذریعے اس بیماری کو پھیلاتے ہیں۔

دماغی بخار کا مرض کہاں پایا جاتا ھے:: دماغی بخار کا مرض ایشیاء کے دیہی علاقوں میں پایا جاتا ہے چند ترقی یافتہ ایشیائی ممالک کے شہری علاقوں میں بھی یہ بیماری منتقل ہوئی ہے۔ یہ موسمی بیماری ہے جو چین، جاپان اور کوریا کے علاقوں میں گرمیوں اور خزاں کے موسم کے دوران ہوتی ہے۔ دوسرے علاقوں میں یہ بیماری بارش کے موسم اور آبپاشی کے طریقوں کا استعمال کرنے سے ہوتی ہے۔

دماغی بخار کے وائرس مچھر کی ایک خاص قسم سے پیدا ہوتے ہیں کیونکہ کیولکس ٹرائیٹوراہنکس نامی وائرس چاول کے پیداوار والے علاقوں اور خنزیر کی پرورش والے علاقوں میں عام پائے جاتے ہیں۔ مچھر کھیت میں رکے پانی اور چاول کے سیلابی علاقوں میں پیدا ہوتے ہیں۔ یہ وائرس یا جراثیم انسان، پالتو جاندار، پرندوں چمگادڑ، سانپ اور مینڈک میں بیماری پیدا کرتے ہیں، بیماری پیدا کرنے کے بعد یہ وائرس وسطی اعصابی سسٹم پر حملہ کرتے ہیں جس میں دماغ بھی شامل ہے۔

دماغی بخار کے امکانات کیا ھیں؟:: دماغی بخار فلو سے شروع ہوتا ہے جس میں کمزوری زکام کے ساتھ ٹھنڈی تھکان، سردرد، متلی اور قے جیسے امکانات ظاہر ہوتے ہیں ابتدائی مرحلوں میں پریشانی اور گھبراہٹ ہوتی ہے۔ یہ کمزوری دماغی بیماری کی صورت اختیار کرتی ہے اور 30 فیصدی معاملوں میں یہ بیماری جان لیوا ثابت ہوئی ہے۔ اس کے علاوہ بچنے والوں میں 30 فیصد لوگوں کے دماغ پر یہ بیماری اثر انداز ہوئی ہے جس سے انسان فالج کا شکار بھی ہو جاتا ہے عام طور پر اس کی علامت ظاہر نہیں ہوتی جس کی وجہ سے اس کی صحیح تشخیص نہیں ہو پاتی۔

امکانات: مچھر کے کاٹنے کے ۶ سے ۸ دن کے بعد اس وائرس کا اثر ہوتا ہے اور اس کے بعد ہی دماغی بخار کے معاملات سامنے آتے ہیں۔

دماغی بخار کی تشخیص: بیماری کی تشخیص خون اور ریڑھ کی ہڈی کی جانچ کی بنیاد پر کی جاتی ہے۔

دماغی بخار کتنا عام ھے؟: ایشیاء میں دماغی بخار کی سب سے اہم وجہ وائرس ہے جہاں 30 ہزار سے 50 ہزار معاملے ہر سال سامنے آتے ہیں۔ اس کے باوجود امریکی سیاح جو ایشیاء کا سفر کرتے ہیں ان میں یہ بیماری کم ہوتی ہے۔

وجوھات:: (۱) یہ صرف ایک خاص قسم کے مچھر کے ذریعے ہی ہوتا ہے۔ (۲) جن علاقوں میں مچھر کثیر تعداد میں ہوتے ہیں وہاں عام طور پر لوگ بیماری میں مبتلا ہوتے ہیں۔

بیماری کا شکار:: کوئی بھی شخص اس بیماری میں مبتلا ہو سکتا ہے لیکن بعض ایسے مقامات ہیں جہاں لوگ اس کے زیادہ شکار ہوتے ہیں (۱) وہ لوگ جو دیہی علاقوں میں رہتے ہیں، جہاں یہ بیماری عام ہے (۲) وہ جگہ جہاں فوجیوں کی تعیناتی ہو (۳) دیہی علاقوں کے مسافر جہاں یہ بیماری عام ہے۔

دماغی بخار کا علاج:: دماغی بخار کا کوئی خاص یا الگ سے علاج نہیں ہے۔ اینٹی بایوٹک دوائیں ان وائرس پر کچھ اثر نہیں کرتیں اور ان وائرس کے خلاف ایسی کوئی دوا ایجاد نہیں ہوئی ہے۔

دماغی بخار کی روک تھام:: ایک انجکشن امریکی سیاحوں کیلئے بنایا گیا ہے جو دیہی علاقوں کا سفر کرتے ہیں جہاں یہ بیماری عام ہے۔ یہ انجکشن ان لوگوں کیلئے بنایا گیا ہے جو چار ہفتوں یا زائد ہفتوں کیلئے ان علاقوں کا سفر کرتے ہیں۔ دماغی بخار سے بچنے کیلئے اس کا ٹیکہ کارآمد ثابت ہوتا ہے اور دیکھا جائے تو اس ٹیکے کے علاوہ اس مرض کا کوئی مداوا نہیں ہے۔

دوائیں ان بیماریوں کے اثر کو کم کرتی ہیں۔ اس سے بچاؤ کیلئے ضرور ہے کہ انٹی بایوٹک دوائیں لی جائیں۔ سفر کے دوران مچھر کے کاٹنے سے بچا جائے۔ مچھروں سے پیدا ہونے والا یہ وائرس صبح کے وقت اور جاڑے میں زیادہ ہوتا ہے اس لئے ان اوقات میں سفر نہیں کرنا چاہئے کھلی چیزیں اگر ہو تو مچھروں سے حفاظت کرنے والی کریم استعمال کریں اور ایئر کنڈیشن کمرے میں قیام کریں۔☆☆☆

اسرائیل کی سرحدیں متعین کرنے کیلئے پلان تیار

اسرائیلی وزیر اعظم ایہود اولمرٹ نے اسرائیل کی سرحدیں متعین کرنے سے متعلق ایک پلان تیار کر لیا اور اس پروگرام سے جڑے ہوئے انخلاء کے منصوبے کے تحت 70 ہزار یہودی آبادکاروں کے مغربی کنارے سے انخلاء کا امکان ہے۔ دوسری جانب ایران نے فلسطین کیلئے ۵ کروڑ ڈالر کی امداد کا اعلان کیا ہے۔ اسرائیلی وزیر اعظم ایہود اولمرٹ نے اپنا منصوبہ مسودے کی صورت میں لیبر پارٹی کو پیش کر دیا ہے اور اس وقت وزیر اعظم کی قدیمہ پارٹی اور لیبر جماعت کے درمیان اقتصادی معاملات پر اختلافات ہیں تفصیلات کے مطابق ایہود اولمرٹ چاہتے ہیں کہ وہ اپنی عہدے کی مدت کے دوران ہی اسرائیلی سرحدوں کے تعین کے حوالے سے کام مکمل کرلیں۔ ایہود اولمرٹ نے پہلے ہی واضح کر دیا تھا کہ فلسطینی حکام کے ساتھ مذاکرات نہ ہونے کی صورت میں وہ اپنے منصوبے کی تکمیل کیلئے بین الاقوامی برادری کی حمایت حاصل کریں گے جس کے تحت 70 ہزار آبادکاروں کا انخلاء ہوگا لیکن اسرائیل بڑی بستیوں پر اپنا کنٹرول برقرار رکھے گا۔ اسرائیل کی لیبر پارٹی نے وزیر اعظم کیلئے اپنی حمایت کا اعلان کر دیا ہے تاہم قدیمہ پارٹی کے ساتھ اس کے اقتصادی معاملات پر اختلافات برقرار ہیں۔

دوسری جانب فلسطینیوں کے ساتھ یکجہتی کی کانفرنس میں ایرانی وزیر خارجہ منوچہر متقی نے خطاب کرتے ہوئے فلسطین کیلئے امداد کا اعلان کیا اور کہا کہ مالی امداد کا فیصلہ فلسطینیوں کے ساتھ ایران کے مضبوط اور برادرانہ تعلقات کی عکاسی کرتا ہے منوچہر متقی نے مغربی ممالک کی جانب سے فلسطینی انتظامیہ کی مالی امداد روکنے کے فیصلے کی مذمت کی اور کہا کہ ایران کی امداد کے نتیجے میں اس کمی کی کسی حد تک تلافی ہو سکے گی جو امریکہ اور یوروپی یونین کی امداد میں تخفیف سے ہوئی ہے۔

ایرانی وزیر خارجہ نے فلسطینی مسئلہ سے متعلق تہران میں ایک کانفرنس میں ٹیلی ویژن کے توسط سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ مجھے یہ اعلان کرنے کا اعزاز حاصل ہو رہا ہے کہ ایران نے فلسطینی قوم کی امداد کیلئے ۵ کروڑ ڈالر کا عطیہ دیا ہے انہوں نے مزید کہا کہ فلسطینیوں کے دوست کی حیثیت سے یہ ایران کا فرض ہے اس میٹنگ میں ایران کے روحانی پیشوا آیت اللہ علی خامنہ ای نے اسلامی ممالک سے اپیل کی ہے کہ وہ فلسطینی عوام اور حماس کی قیادت والی ان کی حکومت کی ہر ممکن مدد کریں۔

فلسطین علاقوں میں دو ہزار گولے

اسرائیلی فوج نے کہا ہے کہ انہوں نے اپریل کے مہینے میں شمالی غزہ میں توپ کے دو ہزار گولے فائر کئے ہیں فوج کے مطابق انہوں نے فلسطینی شدت پسندوں کی طرف سے ہونے والے راکٹوں کے حملوں کے جواب میں یہ گولے داغے ہیں۔ بی بی سی کے مطابق غزہ کی پٹی کے قریب اسرائیلی فوج کی توپیں مسلسل گولے فائر کرتی ہیں اور ان کی گھن گرج دور تک سنائی دیتی ہے اسرائیل ایسے کھلے علاقوں کو نشانہ بنا رہا ہے جہاں سے فلسطینی شدت پسند کارروائیاں کرتے ہیں لیکن دنیا کی جدید ترین فوج بھی غلطی سے بالا نہیں۔ اسرائیلی گولہ باری معمول بنتی جا رہی ہے اور اوسطاً ایک دن میں ایک سو پچاس گولے پھینکے جاتے ہیں دن رات شہر گولیوں کے شور سے گونجتا رہتا ہے جس کی بازگشت گلیوں میں سنائی دیتی ہے اور بعض اوقات عمارتیں لرز اٹھتی ہیں۔☆☆☆

امریکہ کی 8 ریاستوں میں خوفناک طوفان

گزشتہ ماہ امریکہ کی 8 ریاستوں میں خوفناک طوفانوں اور آندھیوں نے تباہی مچادی ہے طوفان، بارش اور ژالہ باری کے نتیجے میں بیسیوں افراد ہلاک ہو گئے جبکہ علاقے میں ہزاروں مکانات تباہ ہو گئے اور کروڑوں ڈالر مالیت کا نقصان ہوا۔ بیشتر علاقوں میں بجلی کی فراہمی بھی معطل ہو گئی۔

سب سے زیادہ نقصان ٹینیسی میں ہوا جہاں نہ صرف مجموعی طور پر 20 افراد ہلاک ہوئے ہیں بلکہ زبردست مالی نقصان بھی ہوا ہے۔ صرف ایک کاؤنٹی میں 1200 گھر مکمل طور پر تباہ ہو گئے معیوری میں بھی 3 افراد موت ہوئی جبکہ ایک خاتون آرکنساس میں ہلاک ہوئی ہے جن دیگر ریاستوں میں طوفان نے تباہی مچائی ہے ان میں آیواء کنٹکی او ئیوایلینا ئز اور انڈیانا شامل ہیں۔

گریپ فروٹ جتنے بڑے حجم کے اولے گرنے سے متعدد افراد زخمی ہو گئے ہیں۔

پوری دنیا میں اسلامی حکومت کے قیام کیلئے پاکستان میں ریلی

پاکستان کی راجدھانی اسلام آباد میں ایک ممنوعہ سنی اسلامی جنگجو گروپ نے ملک کے اندر اور پوری دنیا میں اسلامی حکومت قائم کرنے کا مطالبہ کرتے ہوئے ریلی نکالی ہے سپاہ صحابہ کے کارکنوں نے کھلے عام پرچے تقسیم کئے جن میں جہاد کرنے کی بات کہی گئی تھی اور اقلیتی شیعہ فرقہ کے تئیں نفرت کا اظہار کیا گیا تھا ان لوگوں نے عراق میں امریکی فوجیوں کے سر قلم کئے جانے افغانستان اور پاکستان میں جنگجوؤں کی سرگرمیوں سے متعلق سی ڈیز بھی فروخت کیں۔☆☆☆

سالانہ تقریب جامعۃ المبشرین قادیان

جامعۃ المبشرین کی سالانہ تقریب علمی و ورزشی مقابلہ جات 18 تا 20 مارچ کو منعقد ہوئی افتتاحی تقریب ٹھیک 9.15 بجے صبح ہیڈ ماسٹر جامعۃ المبشرین مکرم مولانا سلطان احمد صاحب ظفر کی زیر صدارت منعقد ہوئی تلاوت نظم اور دُعا کے بعد محترم ہیڈ ماسٹر صاحب نے طلباء اور اساتذہ کو قیمتی نصائح فرمائیں۔ افتتاحی تقریب کے معا بعد مقابلہ حسن قرأت۔ مقابلہ تقاریر۔ مقابلہ اذان ہوا۔ ورزشی مقابلہ جات کے تحت مقابلہ 400 میٹر دوڑ، مقابلہ سلو سائیکل ۔ مقابلہ کبڈی۔ مقابلہ رسہ کشی ہوا۔ رات کو مقابلہ نظم خوانی، مقابلہ تقاریر فی البدیہہ ہوا۔ مورخہ 19.3.06 صبح کو مقابلہ 100 میٹر دوڑ، مقابلہ شاٹ پٹ ہوا۔ نو بجے صبح مقابلہ نظم خوانی فی البدیہہ ۔مقابلہ بیت بازی۔ مقابلہ کوئز، مقابلہ مشاہدہ و معائنہ، مقابلہ پرچہ ذہانت ہوا۔ مورخہ 19.3.06 کو بعد دوپہر مقابلہ نیشنل کبڈی دوسرا راؤنڈ، کبڈی کے سیمی فائنل کے بعد رسہ کشی اور والی بال کا فائنل مقابلہ ہوا، محفل سوال و جواب مورخہ 19.3.06 کو بعد نماز مغرب و عشاء۔ محفل سوال و جواب منعقد ہوئی۔ اس میں محترم مولانا محمد حمید کوثر صاحب اور محترم مولانا منیر احمد صاحب خادم نے طلباء کے سوالات کے جوابات دیئے۔ مورخہ 20.3.06 کو صبح حفظ قصیدہ بعدہ احمدیہ گراؤنڈ میں فٹ بال اور کرکٹ اور کبڈی کے فائنل مقابلے ہوئے۔

اختتامی تقریب:: مورخہ 20.3.06 کو شام ساڑھے سات بجے محترم شیراز احمد صاحب ناظر تعلیم صدر انجمن احمدیہ قادیان کی زیر صدارت منعقد ہوئی۔ تلاوت اور نظم کے بعد محترم ہیڈ ماسٹر صاحب جامعۃ المبشرین نے اپنے خطاب میں کہا کہ بفضلہٖ تعالیٰ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے حالیہ دورہ قادیان (بھارت) اور پھر جامعۃ المبشرین کے طلباء و اساتذہ سے حضور انور کی ملاقات کی برکت سے طلباء میں ہر پہلو سے غیر معمولی تبدیلیاں پیدا ہوئی ہیں۔ نیز آنمحترم نے تقریب علمی و ورزشی مقابلہ جات کی کامیابی پر اللہ کا شکر ادا کیا۔ ازاں بعد محترم نائب ناظر صاحب تعلیم نے بھی طلباء کو اپنے زریں نصائح سے نوازا۔ بالخصوص طلباء کو تعلق باللہ کی نصیحت کی۔ اس کے بعد حبیب احمد اور ساتھیوں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ایک عربی قصیدہ پڑھا۔ اور آخر میں محترم ناظر صاحب تعلیم نے اپنے صدارتی خطاب میں تقریب کی کامیابی اور طلباء میں حضور انور ایداللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دورہ کے بعد جو تبدیلیاں پیدا ہوئیں اس کی تعریف کی طلباء کو خاص طور پر ایم ٹی اے سے استفادہ کرنے حضور انور کو خطوط لکھنے اور خلافت سے وابستہ رہنے کی نصیحت کی ۔ بفضلہٖ تعالیٰ یہ تقریب ہر پہلو سے کامیاب رہی۔ اساتذہ اور طلباء نے نظم و ضبط کا خاص خیال رکھتے ہوئے تمام پروگراموں میں بھرپور حصہ لیا۔ اور ہر کام میں خصوصی تعاون دیا۔ (رفیق احمد بیگ ۔ استاد جامعۃ المبشرین)

گیا میں نومبائعین کا تربیتی کیمپ

جماعت احمدیہ گیا میں پہلی مرتبہ نومبائعین کا تربیتی کیمپ مورخہ 27 فروری سے 5 مارچ تک لگایا گیا یہ کیمپ صبح سات تا نو بجے بکسونگر میں اور شام چار تا چھ بجے بڑی نکہ میں لگایا جاتا رہا اس کیمپ میں 35 سے زائد نومبائعین و نومبائعات اور بچوں نے شرکت کی۔ مندرجہ ذیل امور کی طرف توجہ دلائی گئی۔ نماز کی اہمیت و فضیلت، روزانہ تلاوت قرآن کریم، پردے کی اہمیت، بدرسومات کے خلاف تعلیم ۔ تربیت اولاد اور ہماری ذمہ داریاں۔ جماعت احمدیہ کے عقائد۔ نظام خلافت اور اس کی برکات اور ہماری ذمہ داریاں۔ جماعت احمدیہ اور مالی قربانی۔ روزانہ اجلاس کے بعد تواضع کا انتظام بھی کیا جاتا رہا۔ (سیف اللہ خان معلم وقف جدید بیرون، گیا)

جماعت احمدیہ جموں کی مساعی

جموں سے لگ بھگ 18 کلومیٹر دور دو دن کا دورہ علاقہ ہنڈوال اکھنور اور پُرکھا کا ہوا سرکردہ لوگوں سے بات چیت بھی ہوئی۔ جلسہ سالانہ قادیان 05 کی سی ڈی آٹھ عدد غیر از جماعت لوگوں کو دکھائی گئیں۔ 120 پمفلٹس اور بارہ عدد کتابیں 21 افراد میں تقسیم ہوئیں۔ اس کے علاوہ جموں کے ایک معزز لیڈر کو کتاب اسلامی اصول کی فلاسفی انگریزی پیش کی گئی۔ مرکز سلسلہ سے آمدہ ضروری سرکلرز احباب جماعت کو سنائے گئے اور احباب کو باشرح چندوں کی ادائیگی کی طرف خصوصی توجہ دلائی گئی۔ (مبلغ سلسلہ جموں)

سرکل موتی ہاری میں تربیتی اجلاس

مورخہ 5.3.06 کو سرکل موتی ہاری میں محترم صوبائی امیر صاحب بہار کی زیر صدارت ایک تربیتی جلسہ ہوا جس میں تلاوت، نظم کے بعد مکرم سید شکر اللہ صاحب مبلغ و سرکل انچارج موتی ہاری نے تعارفی تقریر کی۔ مکرم مبارک احمد صاحب راتھر معلم بتیار، مکرم اسجاد حسین صاحب معلم۔ مکرم طاہر الاختر صاحب مبلغ نے تربیتی امور پر تقریر کی۔ آخر میں مکرم صوبائی امیر صاحب بہار نے صدارتی خطاب میں جماعت احمدیہ کا مقصد اور حضرت مسیح و مہدی علیہ السلام کے نزول کی ضرورت کے بارے میں نومبائعین سے خطاب کیا۔ اجلاس کے دوران نومبائعین نے بہت ہی صبر و تحمل کا نمونہ دکھایا۔ اجلاس قریباً اڑھائی گھنٹہ تک جاری رہا دعاء کے بعد جلسہ اختتام پذیر ہوا اجلاس کے بعد سب کیلئے کھانے کا انتظام کیا گیا تھا۔ مختلف جماعتوں کے 50 سے زائد نومبائعین نے شرکت کی۔
(محبوب حسن معلم وقف جدید بیرون، پٹنہ بہار)

بھونیشور میں جماعت احمدیہ کا بک سٹال

بھونیشور میں امسال بھی یکم تا 12.3.06 بک سٹال لگایا گیا جس میں تقریباً پورے ہندوستان سے 200 کے قریب بک اسٹال لگے تھے ہمارا بک اسٹال احمدیہ پبلیکیشن کے نام سے تھا دن کے دو بجے سے رات کے ۹ بجے تک سٹال لگتا تھا۔ جس میں تقریباً ہر دن ہزاروں کی تعداد میں زائرین اور کتاب خریدنے والے آتے رہے۔ متعدد افراد کو زبانی تعارف کے علاوہ لٹریچر بھی بطور تحفہ پیش کیا۔ اور تبادلہ خیالات بھی ہوا۔ اس بک فیئر میں ہمارے اکثر خدام و اطفال اور انصار بھائی نے ڈیوٹی دی۔ قائد صاحب مکرم سید صالح احمد سید درز احمد سید نثار احمد سید محمد انور سید فرقان احمد سید عطاء الرحیم صاحب امیر جماعت احمدیہ بھونیشور۔ ہمایون عقیل صاحب شیخ رحمت اللہ صاحب فضل حق صاحب، سید ممتاز صاحب سید اجمل احمد اطفال میں حاضری اور ڈیوٹی دیتے رہے۔ سید نصیر احمد سید نذیر احمد۔ خدام و انصار شامل ہوئے اللہ تعالیٰ اس کے بہتر نتائج عطا فرمائے۔ (سید فضل باری مبلغ سلسلہ)

گاندھی دھام (گجرات) میں تربیتی جلسہ

صوبہ گجرات کا پہلا تربیتی جلسہ گاندھی دھام میں مورخہ 12.3.06 کو منعقد ہوا گجرات کے اضلاع بھاؤنگر، بھوج، کچ۔ احمد آباد، کھاوڑا۔ راجکوٹ وغیرہ سے تقریباً دو صد افراد نے شرکت کی یہ جلسہ ہر لحاظ سے کامیاب رہا۔ جلسہ دو سیشن میں ہوا پہلے سیشن میں مکرم طارق یوسف چودھری صاحب کی صدارت میں جلسہ کی کارروائی کا آغاز ہوا۔ قرآن مجید کی تلاوت کے بعد گاندھی دھام کے مقامی اطفال و ناصرات کے علمی مقابلہ جات ہوئے جس میں تقریباً 50 اطفال و ناصرات نے حصہ لیا۔ گاندھی دھام کے مقامی معلمین کرام نے بھی بہت اچھے رنگ میں اطفال و ناصرات کو تیار کرایا۔ ایک تقریر مکرم مولوی مہربان ثمر صاحب مبلغ گجرات نے نماز کی حقیقت اور اُس کی اہمیت پر کی۔ دوسرا سیشن شام ۶ بجے شروع ہوا جس کی صدارت خاکسار نے کی۔ اس جلسہ میں گاندھی دھام کے مقامی پولیس اسٹیشن کے انچارج پولیس انسپکٹر نے نیک خیالات پر مشتمل پیغام بھجوایا۔ دوسرا سیشن تلاوت قرآن مجید سے شروع ہوا مکرم مولوی عبد الجلیل صاحب اختر نے قرآن مجید کی تلاوت کی مکرم مولوی عثمان خان صاحب نے نظم پڑھی بعد اس کے مکرم مولوی چنگیز خان صاحب مبلغ سلسلہ گجرات نے تقریر کی۔ بعدہ ایک گجراتی زبان میں خصوصی تقریر مکرم بالا بھائی آف بھاؤنگر نے کی اور آخر میں صدارتی خطاب کے بعد اطفال و ناصرات کے درمیان انعامات تقسیم کئے گئے دُعا کے بعد جلسہ اختتام پذیر ہوا۔ بعدہ مہمانان کرام کو رات کا کھانا کھلایا گیا۔ (فضل الرحمٰن بھٹی مبلغ گجرات)

کرنال و جیند ہریانہ میں مجلس انصار اللہ کا خصوصی اجلاس

☆ محترم مولوی منیر احمد صاحب خادم صدر مجلس۔ محترم قاری نواب احمد صاحب نائب صدر، محترم سفیر احمد صاحب شمیم معاون صدر کی شمولیت ☆ اراکین انصار اللہ و مبلغین و معلمین کے ساتھ میٹنگ ☆ تعلیمی تربیتی و مالی امور پر غور ☆ ایم ٹی اے وقف عارضی اور تربیت اطفال کے پروگرام پر تفصیلی گفتگو۔

مورخہ 12.3.06 مسجد احمدیہ کرنال میں محترم صدر صاحب مجلس انصار اللہ بھارت کی زیر صدارت اجلاس کی کارروائی جو کہ قاری نواب احمد صاحب کی تلاوت قرآن مجید سے شروع ہوئی محترم صدر صاحب مجلس انصار اللہ بھارت نے مجلس کا عہد دہرایا، محترم موصوف نے حاضرین کو عہد کے بارہ میں تفصیل سے بتایا کہ عہد میں جو خلافت سے مضبوطی کا ذکر ہے اس پر ہمیں خود بھی اور اپنی اولاد کو بھی قائم رکھنا ہے۔ عہد انصار اللہ کے بعد محترم سفیر احمد صاحب شمیم نے محترم نواب مبارکہ بیگم صاحبہ کا منظوم کلام خوش الحانی سے پڑھا۔ محترم صدر صاحب مجلس انصار اللہ بھارت نے حاضر اراکین مبلغین و معلمین کو مجلس انصار اللہ کے قیام کی غرض بچوں کی تربیت، شیریں زبانی بدکلامی سے پرہیز اور نمازوں کے قیام اور خدمت خلق کے تحت مستحقین کی امداد کی طرف توجہ دلائی۔

اس موقع پر محترم بشیر احمد صاحب آف نارائین گڑھ نے بچوں کی نگہداشت کے متعلق بتایا کہ ہمیں دوا کے ساتھ ساتھ دُعا سے بھی بچوں کا مستقبل محفوظ کرنا چاہئے نہ کہ تعویذ گنڈوں سے نیز بچوں کو صاف ستھرا رکھنا چاہئے، محترم صدر صاحب مجلس نے ایک حدیث بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر مجھے یہ ڈر نہ ہوتا کہ میری امت مشکل میں پڑ جائے گی تو میں لوگوں کو حکم دیتا کہ پانچ وقت مسواک کریں۔

محترم موصوف نے فرمایا کہ یہ کام انصار اللہ کے ہیں اور انہوں نے ہی یہ نمونہ اپنی آئندہ نسلوں میں جاری کرنا ہے اور پڑوسیوں کے حقوق ادا کرنے ہیں اور جائزہ لینا ہے کہ کوئی پڑوسی تکلیف میں تو نہیں ہے۔

دُعا کے بعد اجلاس اپنے اختتام کو پہنچا اس میٹنگ میں پنتالیس انصار اور پندرہ خدام نے شرکت کی۔

دوسری میٹنگ مورخہ 13.3.06 کو مسجد احمدیہ جیند میں ہوئی۔ سرکل حصار بھوانی اور جیند کے انصار نے شرکت کی اس اجلاس میں بھی انصار اللہ کے ذریعہ جماعتی تعلیم و تربیت تبلیغ و مالی معاملات پر تفصیلی گفتگو کی گئی اس اجلاس میں بھی چالیس انصار اور بیس مبلغین و معلمین نے شمولیت کی۔ اللہ تعالیٰ ان اجلاس کے بہتر نتائج پیدا فرمائے اور بہتر سے بہتر رنگ میں سب کو خدمت کی توفیق دے۔ (رپورٹ مرتبہ خواجہ عطاء الغفار)

”نلامڑ“ گوسرکل نظام آباد میں لجنہ اماء اللہ کا تربیتی اجلاس

مورخہ 19.3.06 کو زیر صدارت صدر لجنہ اماء اللہ نلامڑ گوسرکل نظام آباد میں ایک تربیتی اجلاس منعقد کیا گیا ناصرات اور لجنہ اماء اللہ کی حاضری 30 تھی اجلاس یہاں پہلی بار منعقد کیا گیا اس کے لئے مقامی معلم صاحب نے خصوصی تعاون دیا تلاوت قرآن کریم اور نظم کے بعد مکرمہ آمنہ بیگم صاحبہ نے تقریر کی۔ عزیزم جلیل احمد نے حدیث سنائی اس کے بعد سوال و جواب کا پروگرام رکھا گیا مقامی معلم محمد عمر صاحب نے جوابات بہت ہی تفصیل سے دیئے اور اس کے بعد مکرمہ صدر اجلاس صدر لجنہ اماء اللہ نلامڑ گو مکرمہ سعیدہ بی صاحبہ نے خطاب فرمایا بعدہ مکرم محمد عمر صاحب معلم نے بھی نماز کی اہمیت کے موضوع پر تفصیلی تقریر کی اس کے بعد دعا کے ساتھ اجلاس برخواست ہوا۔ حاضرین جلسہ کی چائے بسکٹ سے تواضع کی گئی۔ (محمد اقبال کنڈوری)

تفصیل پروگرام سالانہ اجتماع

مجلس خدام الاحمدیہ و مجلس اطفال الاحمدیہ بھارت

مجلس خدام الاحمدیہ بھارت کے 37 ویں اور مجلس اطفال الاحمدیہ بھارت کے 28 ویں سالانہ اجتماع میں ہونے والے مختلف علمی و ورزشی مقابلہ جات کی تفصیل درج ذیل ہے۔

جملہ خدام و اطفال ابھی سے اس اجتماع کیلئے تیاری شروع کر دیں اور اجتماع کی کامیابی کیلئے دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اس اجتماع کو ہر لحاظ سے بابرکت بنائے نیز صوبائی و علاقائی قائدین مجالس کو تاکید کی جاتی ہے کہ اس پروگرام کے مطابق اپنے اجتماعات میں علمی و ورزشی مقابلہ جات کروائیں۔ پروگرام کی تفصیل درج ذیل ہے:۔

حسن کارکردگی: اس کیلئے بھارت کی جملہ مجالس خدام و اطفال کے درمیان موازنہ ہوگا، اول آنے والی مجلس کو علم انعامی سے نوازا جائے گا نیز دوئم و سوئم آنے والی مجالس کو momentos دیئے جائیں گے۔ لائحہ عمل میں وہ جملہ امور درج ہیں جو موازنہ کے وقت ملحوظ رکھے جائیں گے۔

علمی مقابلہ جات خدام: علمی مقابلہ جات کیلئے گروپ کی درجہ بندی مندرجہ ذیل طریق کے مطابق ہوگی:

گروپ الف: اس گروپ میں وہ خدام شامل ہوں گے جو مبلغ یا معلم ہیں یا پھر جامعہ احمدیہ یا جامعۃ المبشرین میں زیر تعلیم ہیں۔

گروپ ب: میں دیگر تمام خدام شامل ہوں گے۔

(نوٹ: نئے احمدی ہوئے تمام خدام بھی اب اسی گروپ کے تحت مقابلہ جات میں حصہ لیں گے)

مقابلہ حسن قرأت وقت دو منٹ: ہر دو گروپوں کا مقابلہ الگ الگ ہوگا۔ اس مقابلہ کیلئے درج ذیل سورتیں و آیات منتخب کی گئی ہیں۔

گروپ الف، سورۃ الصف آخری رکوع سورۃ الرحمٰن کا ابتدائی رکوع سورۃ الضحیٰ۔

گروپ ب: سورۃ القارعہ، سورہ البقرہ کا ابتدائی رکوع سورۃ التین۔

مقابلہ نظم خوانی وقت دو منٹ: یہ مقابلہ ہر دو گروپوں کا مشترکہ ہوگا۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام، خلفاء کرام اور احمدی شعراء کے کلام میں سے نظم پڑھی جاسکتی ہے۔

مقابلہ تقاریر۔ وقت چار منٹ۔ (حزب الف، ب کا مقابلہ الگ الگ ہوگا)

عناوین: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بحیثیت داعی الی اللہ...... صد سالہ خلافت جوبلی اور ہماری ذمہ داریاں...... حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور اللہ سے عشق...... قوموں کی اصلاح نوجوانوں کی اصلاح کے بغیر نہیں ہو سکتی۔ مقابلہ کوئز Quiz (نصاب برائے خدام)

کتاب دینی معلومات۔ (جدید) معلومات عامہ G.K05...... خطبات حضرت امیر المؤمنین (اخبار بدر کے جنوری 06ء کے شماروں میں شائع شدہ خطبات) خطابات...... کتاب پیغام صلح تصنیف حضرت مسیح موعود علیہ السلام۔ سورۃ البقرہ میں سے سوالات: پہلا پارہ مکمل۔

مقابلہ حفظ قصیدہ سنانے والے تمام خدام کو انعام اول دیا جائے گا۔

مشاہدہ و معائنہ۔ پیغام رسانی۔ پرچہ ذہانت (دینی و دنیوی سوالات)

اجتماع کے موقع پر محفل سوال و جواب کا بھی انعقاد کیا جائے گا۔

ورزشی مقابلہ جات خدام نوٹ: امسال ورزشی مقابلہ جات کیلئے ٹیم Events میں ہر صوبہ سے صرف دو ٹیمیں ہی حصہ لیں گی۔ ٹیموں کا انتخاب صوبائی اجتماع کے موقعہ پر کیا جاسکتا ہے۔

۱۔ بیڈمنٹن سنگلز، ۲۔ دوڑ ۱۰۰ میٹر، ۳۔ فٹ بال، ۴۔ والی بال، ۵۔ نیشنل کبڈی۔ ۶۔ رسہ کشی۔ ۷۔ لانگ جمپ۔ ۸۔ شاٹ پٹ۔ ۹۔ میوزیکل چیئر 35 سال سے اوپر کے خدام کیلئے۔

صنعتی نمائش::: امسال سالانہ اجتماع کے موقع پر صنعتی نمائش لگائی جائے گی خدام و اطفال بڑھ چڑھ کر اس نمائش میں حصہ لیں اور اپنی صنعت اور ہنر کے نمونے پیش کریں۔

علمی مقابلہ جات اطفال::: اطفال کیلئے حزب کی درجہ بندی درج ذیل طریق کے مطابق کی گئی ہے۔ حزب الف: 13 سال سے 15 سال تک کے اطفال۔ حزب ب: 10 سال سے 12 سال کے اطفال، حزب ج: 7 سال سے 9 سال کے اطفال۔ **مقابلہ حسن قرأت** یہ مقابلہ الگ الگ ہوگا۔ وقت ڈیڑھ منٹ۔ حزب الف، ب کیلئے قرآن کریم کی مندرجہ ذیل آیات سورتیں منتخب کی گئی ہیں:

حزب الف: سورۃ الانشراح، سورۃ القدر...... حزب ب: سورۃ الزلزال، سورۃ التکاثر۔ حزب ج: کیلئے کچھ حد بندی نہیں ہے۔

مقابلہ نظم خوانی وقت ڈیڑھ منٹ حزب الف، ب کا مقابلہ مشترکہ ہوگا۔

نظم خوانی میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام۔ خلفاء کرام اور احمدی شعراء کے کلام پڑھے جاسکتے ہیں۔

مقابلہ تقاریر: وقت ۳ منٹ یہ مقابلہ الگ الگ ہوگا۔

عناوین تقاریر::: حزب الف، ب::: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا توکل علی اللہ۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مہمان نوازی۔ ایم ٹی اے کی اہمیت و برکات۔ سیرت حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

عناوین تقاریر::: حزب ج: سیرت آنحضرت ﷺ۔ سچائی۔ نماز کی اہمیت۔ علم بڑی دولت ہے۔

مقابلہ کوئز (نصاب برائے اطفال)::: کتاب دینی معلومات جدید۔ نصاب وقف نو۔ معلومات عامہ GK 2005 مقابلہ حفظ قصیدہ سنانے والے تمام اطفال کو انعام اول دیا جائے گا۔ اطفال کی ٹیموں کا بیت بازی کا مقابلہ بھی ہوگا۔ ورزشی مقابلہ جات اطفال::: فٹ بال۔ بیڈمنٹن سنگلز۔ نشانہ غلیل۔ دوڑ ۱۰۰ میٹر (گروپ A/B) لانگ جمپ۔ گروپ ج کی دلچسپ کھیلیں۔ کبڈی۔

ضروری ہدایات::: واضح رہے کہ خلفاء کرام کے بابرکت ارشادات کی روشنی میں ایسے اجتماعات میں ہر مجلس کی نمائندگی ضروری ہے۔ قائدین کرام سے درخواست ہے کہ اس پروگرام کو اپنی مجلس کے ہر خادم و طفل تک پہنچانے کا انتظام کریں تا وہ اس کے مطابق تیاری کر سکیں۔ تمام مقابلہ جات میں حصہ لینے والے خدام و اطفال کے اسماء ان کی مجلس کے قائد صاحب کی وساطت سے آنے چاہئیں، مجالس لائحہ عمل کے مطابق اپنے ہاں مقامی اجتماع منعقد کریں اور صرف پانچ منتخب خدام و اطفال کے اسماء ہی مقابلہ کیلئے بھجوائیں۔ علمی مقابلہ جات میں جج صاحبان اور ورزشی مقابلہ جات میں ریفری صاحبان کا فیصلہ آخری ہوگا۔ اس سال کے پروگراموں میں کچھ کمی بیشی کی گئی ہے۔

لہٰذا پروگرام غور سے پڑھ لیں اور اس کے مطابق تیاری کروائیں۔ اجتماع کے پروگرام میں حسب ضرورت ردو بدل کرنے کا اختیار محترم صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ بھارت کو ہوگا۔ ورزشی مقابلہ جات میں حصہ لینے والے خدام کیلئے کٹ یا Trousers استعمال کرنا ضروری ہوگا روزمرہ کا لباس پتلون رشلوار قمیص میں مقابلہ میں حصہ لینے کی اجازت نہیں ہوگی۔ مقابلہ حسن قراءت کیلئے خدام و اطفال کا پہلے ٹیسٹ لیا جائے گا۔ ٹیسٹ میں پاس ہونے پر ہی مقابلہ کیلئے اسٹیج پر آنے کی اجازت ہوگی۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ تمام خدام و اطفال کو احسن رنگ میں اجتماع کی تیاری کرنے اور اس میں شریک ہونے کی توفیق و سعادت عطا فرمائے۔ آمین۔ اجتماع کی تاریخوں کا بعد میں اعلان کیا جائے گا۔

(مبارک احمد جیمہ۔ صدر اجتماع کمیٹی 2006)

نونیت جیولرز
NAVNEET JEWELLERS
الیس اللہ بکاف عبدہ
Manufacturers of All Kinds of Gold and Silver Ornaments
خالص سونے اور چاندی کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
الیس اللہ بکاف عبدہ کی دیدہ زیب انگوٹھیاں اور لاکٹ وغیرہ احمدی احباب کیلئے خاص
Main Bazar Qadian (Gsp) Punjab (Ph. 01872-220489, (R) 220233

Syed Bashir Ahmed
Proprietor

Aliaa Earth Movers
(Earth Moving Contractor)
Available :
Tata Hitachi, Ex 200, Ex 70, JCB, Dozer, etc. on Hire basis
Kusambi, Sungra, Salipur, Cuttack - 754221
Tel.: 0671 - 2378266 (R), (M) 9437078266, 9437276659, 9337271174, 9437378063

جماعت احمدیہ نائیجیریا کے

مختلف تبلیغی و تربیتی پروگرام اور 56ویں جلسہ سالانہ کا کامیاب و بابرکت انعقاد

جلسہ میں 31 ہزار سے زائد مردوں، خواتین اور بچوں کی شمولیت

ٹی وی، ریڈیو، اخبارات میں کوریج۔ پیراماؤنٹ چیف، چیئر مین اسلامک فورم نائیجیریا اور دیگر معززین کی شمولیت۔ بکسٹال اور نمائش کا اہتمام

(رپورٹ: نسیم احمد بٹ، مبلغ سلسلہ نائیجیریا)

تبلیغی سیمینار

22 دسمبر 2005ء کو صبح دس بجے تبلیغی سیمینار کا افتتاح تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ اس کے بعد نیشنل تبلیغ سیکرٹری Br.H.A.Fola Ade Balagun نے حاضرین کو خوش آمدید کہنے کے علاوہ رپورٹ پیش کی۔ مکرم امیر صاحب نائیجیریا نے اپنے افتتاحی خطاب میں سب سے پہلے سب کو مبارکبادی کہ پچھلے تبلیغی سال میں نائیجیریا پوری دنیا میں اول نمبر پر آیا ہے۔ الحمدللہ۔ اور مزید فرمایا کہ تربیتی کاموں کو مزید بڑھایا جائے اور مساجد کی تعداد کو بھی بڑھایا جائے۔

سرکٹ صدران نے اپنی اپنی رپورٹ پیش کی۔ علاوہ ازیں مربیان، معلمین اور داعیان الی اللہ نے بھی اپنے خیالات کا اظہار کیا۔

مکرم امیر صاحب نے تبلیغی کاموں کے لئے مزید تلقین کی اور مشکلات کا حل بتایا۔ جلسہ سے دو ہفتے قبل نومبائعین داعیان الی اللہ کے ریفریشر کورس کا انعقاد ہوا۔ جس میں ملک کے مختلف حصوں سے 31 داعیان الی اللہ نے شرکت کی۔ آخر پر نیشنل جنرل سیکرٹری Br.Dauda Abiola Raji نے دعا کروائی۔

معائنہ انتظامات جلسہ سالانہ اور ڈیوٹیوں کا افتتاح

جلسہ سے پہلے تین بکرے صدقہ کے طور پر ذبح کر کے غرباء میں تقسیم کئے گئے۔ 22 دسمبر کو نماز ظہر وعصر کے بعد مکرم امیر صاحب نے جلسہ سالانہ کے لئے ڈیوٹیوں کا افتتاح فرمایا اور قیمتی نصائح فرمائیں۔ امیر صاحب نے باقاعدہ ہر شعبہ کا معائنہ فرمایا اور موقع پر نصائح فرمائیں۔ آخر پر مکرم امیر صاحب نے دعا کروائی کہ اللہ تعالیٰ ہمارے اس جلسہ کو ہر لحاظ سے کامیاب وکامران کرے۔

مردوں کے لئے بڑے سائز کے ٹینٹ لگائے گئے جن کے اندر پنکھوں کا بھی انتظام تھا۔ لجنہ کے لئے علیحدہ باقاعدہ جلسہ گاہ بنائی گئی۔ اسی طرح اطفال اور ناصرات کے لئے بھی علیحدہ علیحدہ جلسہ گاہ کا انتظام کیا گیا اور ہر جگہ پر مردانہ جلسہ گاہ سے لاؤڈ سپیکر کا رابطہ تھا جس سے ہر شامل ہونے والا تقاریر سے لطف اندوز ہوتا تھا۔

جلسہ سالانہ کا آغاز

23 دسمبر 2005ء بروز جمعۃ المبارک

جلسہ سالانہ کا آغاز حسب روایت نماز تہجد سے ہوا۔ مکرم امیر صاحب نے خطبہ جمعہ دیا جس میں سورۃ فاتحہ کے مضامین پر روشنی ڈالی اور خلافت جوبلی منصوبہ کے تحت دعاؤں کی طرف توجہ دلانے کے ساتھ ساتھ جلسہ سالانہ کی غرض وغایت بھی بیان کیں۔ پہلے اجلاس سے قبل پرچم کشائی ہوئی جس میں مکرم امیر صاحب نائیجیریا نے نائیجیریا کا قومی جھنڈا لہرایا اور مکرم عبدالخالق نیر صاحب مبلغ انچارج نائیجیریا نے لوائے احمدیت لہرایا۔

پہلا اجلاس

جلسہ سالانہ کا پہلا اجلاس مکرم عبدالخالق نیر صاحب مبلغ انچارج نائیجیریا کی زیر صدارت شروع ہوا۔ مکرم امیر صاحب نائیجیریا نے جلسہ سالانہ کی برکات کے موضوع پر افتتاحی خطاب فرمایا۔

امیر صاحب کے افتتاحی خطاب کے بعد پہلی تقریر مکرم الحاجی A.A.F. Alatoye صاحب نے کی جن کا موضوع "Leadership & Accountability" تھا۔

ان تقاریر کا یوروبا اور ہاؤسا زبانوں میں ترجمہ بھی پیش کیا گیا۔ اس اجلاس کی کاروائی لجنہ کے جلسہ گاہ میں بھی نشر کی گئی۔ نماز مغرب وعشاء جمع کر کے ادا کی گئیں جس کے بعد مکرم مولوی محمود احمد صاحب نے درس حدیث دیا۔

مجلس سوال وجواب

رات کے کھانے کے وقفہ کے بعد مجلس سوال وجواب منعقد کی گئی۔ جس کے منتظم مکرم مولوی محمد احمد صاحب شمس تھے۔ ان کے ہمراہ تھے:

1.Dr.Saeed Timehin. 2.Dr. Mojeed Hassan Bello.3.Alhaji M.M.Alaka.

سوالات کے جوابات انگریزی، یوروبا اور ہاؤسا زبانوں میں دیئے گئے۔ حاضرین نے خوب دلچسپی لی اور رات دیر تک یہ محفل جاری رہی۔

دوسرا دن 24 دسمبر بروز ہفتہ

جلسہ سالانہ کے دوسرے دن کا آغاز بھی حسب روایت نماز تہجد سے ہوا۔ نماز فجر کے بعد مولوی عبدالرشید ثانی صاحب نے درس قرآن کریم دیا۔ اس کے بعد ناشتہ کروایا گیا اور جنرل صفائی کی گئی۔

دوسرا اجلاس مکرم امیر صاحب نائیجیریا کی صدارت میں ہوا۔ اس اجلاس میں بعض مہمان بھی تشریف لائے۔

1.Royal Majesty Olu of Ilaro Paramount Ruler of Yewland Oba Samuel Adekanmbi State.

2.Onirun of Oke-runin Osun State.

اس اجلاس میں تلاوت قرآن کریم Hafiz bro Taofeeq نے کی اور مکرم M.Opayemi صاحب نے قصیدہ پیش کیا۔ بعد میں مکرم Abdus Salaam زیدی ایوب صاحب نے تقریر کی جس کا موضوع تھا: "100 Years of Wasiyyat-the Journey so far"

اس میں احباب کو وصیت کے بارہ میں بتایا کہ اب اس سکیم کو پورے سو سال مکمل ہو گئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے احباب کرام بڑھ چڑھ کر حصہ لے رہے ہیں۔

مولوی ذکر اللہ ایوب کی ذاتی کوشش سے لیگوس کے گردونواح میں سینکڑوں افراد نے اس بابرکت سکیم میں شمولیت اختیار کی ہے۔ اب تک نائیجیریا میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے ڈیڑھ ہزار سے زائد احباب اس بابرکت تحریک میں شامل ہو چکے ہیں۔ الحمدللہ۔

اس کے بعد مکرم عبدالخالق نیر صاحب مبلغ انچارج نائیجیریا نے "Khilafat as Model for Good Governance" کے موضوع پر تقریر کی۔

بعدہٗ مدعو مہمانوں نے اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ اور کہا کہ جماعت احمدیہ ہر میدان میں خدمات بجا لا رہی ہے۔

اطفال نے کراٹے شو کا مظاہرہ پیش کیا۔ آخر میں مکرم امیر صاحب نے دعا کروائی اور پھر بعد میں کھانے اور نماز ظہر وعصر کے لئے وقفہ ہوا۔

تیسرا اجلاس

تیسرا اجلاس مکرم مولوی Z.T.Ayyuba صاحب کی زیر صدارت ہوا۔ تلاوت قرآن کریم ایک لوکل مشنری نے کی اور قصیدہ بھی ایک لوکل مشنری نے پڑھا۔ اس کے بعد مکرم امیر صاحب اور چند منتخب احباب لجنہ کی جلسہ گاہ میں تشریف لے گئے جہاں مکرم امیر صاحب نے لجنہ سے خطاب کیا اور ان کو نصائح کیں۔ اور فرمایا کہ آپ کو اخلاص کے ساتھ جماعت کا کام کرنا چاہئے اور بچوں کی تربیت کرنی چاہئے۔

اس اجلاس میں ایک تقریر مکرم بیرسٹر آرائے محمد صاحب نے کی جس کا موضوع تھا: Fight against Corruption Islamic Perspective"

اس کے بعد مختلف اعلانات ہوئے۔ نماز مغرب وعشاء جمع کر کے پڑھی گئیں۔ اس کے بعد مکرم مولوی محمد امین طاہر صاحب نے درس ملفوظات دیا۔

رات کھانے کے بعد مختلف میٹنگز ہوئیں۔ مکرم امیر صاحب کے ہمراہ مربیان اور معلمین کرام کی میٹنگ ہوئی جس میں تبلیغی وتربیتی امور کا جائزہ لیا گیا۔ رات کو مختلف آڈیو ویڈیو پروگرام ہوئے۔ اور باہر کی جماعتوں سے آئے ہوئے احباب نے مکرم امیر صاحب سے ملاقات کی۔ اس طرح دوسرے دن کی کاروائی اختتام کو پہنچی۔

تیسرا دن 25 دسمبر بروز اتوار

تیسرے دن کا آغاز بھی حسب روایت نماز تہجد سے ہوا جس میں تمام مرد وزن اور بچے شامل ہوئے۔ نماز فجر کے بعد درس قرآن کریم ہوا۔

اختتامی اجلاس

اختتامی اجلاس مکرم الحاجی Mashud Adenrel Fashola صاحب امیر جماعت احمدیہ نائیجیریا کی صدارت میں ہوا۔ تلاوت قرآن کریم مکرم محمد داؤد ظفر صاحب استاد جامعہ احمدیہ نے کی اور مکرم مولوی امتیاز احمد نوید قائم مقام پرنسپل جامعہ احمدیہ نے "ہے دست قبلہ نما لا الہ الا اللہ" بڑے خوبصورت انداز میں پڑھی۔

اس اجلاس میں پیراماؤنٹ چیف، کوگی اسٹیٹ Alhaji (Dr) Ahmadu Yakubu اور شیخ الحاجی عبدالحسن صاحب چیئر مین اسلامک فورم آف نائیجیریا کوگی اسٹیٹ بھی تشریف لائے اور اپنے خیالات کا اظہار کیا اور جماعتی کاموں کو سراہا۔ بعد میں خدام نے کراٹے شو پیش کیا۔

آخر پر مکرم امیر صاحب نے اختتامی خطاب فرمایا اور احباب کو نصائح کرتے ہوئے کہا کہ جو دن یہاں گزارے ہیں اور مختلف تقاریر سنی ہیں ان پر عمل کرنے کی پوری کوشش کریں۔ مکرم عبدالخالق صاحب مبلغ انچارج نے اختتامی دعا کروائی اور اس طرح نائیجیریا کا 56واں جلسہ سالانہ اپنے اختتام کو پہنچا۔ ہر طرف نعرۂ تکبیر اللہ اکبر کی آوازیں بلند ہو رہی تھیں۔ احباب ایک دوسرے کو گلے مل کر مبارکباد دے رہے تھے۔

نومبائعین

امسال جلسہ سالانہ میں چار ہزار سے زائد نومبائعین نے شرکت کی۔ مشکل حالات کے باوجود بعض نومبائعین کئی کئی ہزار کلومیٹر کا سفر طے کر کے جلسہ میں شامل ہوئے اور بڑے خوش ہوئے کہ ایک روحانی پروگرام دیکھنے کو ملا ہے۔ اللہ تعالیٰ انہیں ہمیشہ خلافت سے وابستہ رکھے اور اپنے علاقوں میں احسن رنگ میں جماعت کی خدمت کر سکیں۔

بک سٹال

جلسہ سالانہ کے موقع پر بکسٹال کا بھی انتظام تھا۔ جس میں قرآن کریم باترجمہ انگریزی، تفسیر صغیر انگریزی ترجمہ اور نئے سال کے کیلنڈر اور دوسری کتب رکھی گئیں جو احباب نے بڑی تعداد میں خریدیں۔

نمائش

جلسہ سالانہ کے موقع پر خوبصورت نمائش کا بھی اہتمام کیا گیا تھا۔ ایک بڑی مارکی لگا کر اس کے اندر قرآن کریم کے مختلف زبانوں میں تراجم، مختلف کتب، تصاویر اور کیلنڈر لگا کر سجایا گیا۔ تصویری زبان میں جماعت احمدیہ کی شاندار تاریخ کو بیان کیا گیا جس سے احباب جماعت اور غیر احمدی احباب اور نومبائعین نے استفادہ کیا اور اپنے ایمانوں کو تازہ کیا کہ کس طرح احباب جماعت نے قربانیاں کی ہیں اور ہر احمدی کو آج بھی اسی طرح قربانی کے لئے تیار رہنا چاہئے۔

امسال نائیجیریا کے جلسہ سالانہ میں چاڈ، بینن، ایکٹوریل گنی اور کیمرون کے ممالک سے وفود نے شرکت کی۔ نائیجیریا کے دور دراز علاقوں سے احباب مرد وخواتین جلسہ کے لئے تشریف لائے۔ بعض احباب کافی تکلیف اٹھا کر لمبا سفر کر کے پہنچے۔ امسال 31,020 احباب مرد وزن نے جلسہ میں شرکت کی۔ الحمدللہ۔ گزشتہ سال کی نسبت حاضری میں نمایاں فرق تھا۔ باوجود ملکی مشکلات کے احباب کثرت سے شامل ہوئے۔ اللہ تعالیٰ ان کی قربانیوں کو قبول کرے۔

فری ڈسپنسری

جلسہ کے ایام میں خدمت خلق کے لئے فری ڈسپنسری کا اہتمام کیا گیا تھا۔ 12 ڈاکٹر صاحبان 18 نرسز اور تین فارمسٹ نے دن رات کام کیا اور 3500 سے زائد مریضوں کو مفت ادویات دی گئیں۔ 20 مریضوں کی آنکھوں کا معائنہ کیا گیا۔

میڈیا میں کوریج

امسال اللہ تعالیٰ کے فضل سے ٹیلی ویژن ریڈیو اور اخبارات میں جلسہ سے قبل اور بعد میں جماعت کے پروگرام دکھائے گئے۔ اس طرح جماعت کا پیغام بڑے احسن رنگ میں ملک کے طول وعرض میں پہنچا۔ قارئین کرام سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ جماعت نائیجیریا کو مزید ترقیات سے نوازے۔ آمین

وصایا :: منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو کسی وصیت پر کوئی اعتراض ہو تو وہ تاریخ اشاعت سے ایک ماہ کے اندر دفتر ہذا کو مطلع کرے۔ (سیکرٹری بہشتی مقبرہ)

وصیت 15913 :: میں وی پی منصور احمد ولد وی پی زید قوم احمدی مسلمان پیشہ تجارت عمر 25 سال پیدائشی احمدی ساکن پلی پورم ڈاکخانہ پلی پورم ضلع پالگھاٹ صوبہ کیرالہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 5.4.05 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کوئی جائیداد منقولہ وغیر منقولہ نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از تجارت ماہانہ -/2000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ محمد انور احمد — العبد وی پی منصور احمد — گواہ ٹی محمد منزل

وصیت 15914 :: میں آصفہ طلعت بنت مولوی تنویر احمد خادم قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 20 سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 1.6.05 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ طلائی زیور ۲۲ کیرٹ چین 11.790 قیمت 7050 کانٹے 5.190 قیمت 3115 انگوٹھی 3.860 گرام قیمت 2315 انگوٹھی 2.660 قیمت 1595 کل میزان -/14065 میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہانہ -/300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ تنویر احمد خادم — الامۃ آصفہ طلعت — گواہ قریشی انعام الحق

وصیت 15915 :: میں سلطان نصیر ولد سی پی محی الدین کٹی قوم احمدی مسلمان پیشہ طالب علم عمر 21 سال پیدائشی احمدی ساکن محلہ احمدیہ ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 30.5.05 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کوئی جائیداد منقولہ وغیر منقولہ نہیں۔ میں جامعہ احمدیہ کا طالب علم ہوں۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہانہ -/300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ محمد انور احمد — العبد سلطان نصیر — گواہ ارشد علی صدیقی

وصیت 15916 :: میں نصیرہ خاتون زوجہ سلیم احمد سہارنپوری قوم احمدی پیشہ خانہ داری عمر 30 سال پیدائشی احمدی ساکن سہارنپور حال قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 28.5.05 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ حق مہر دس ہزار روپے بذمہ خاوند۔ زیور طلائی ہار ایک عدد 27.000 گرام 23 کیرٹ بالیاں 3 جوڑی 17.000 گرام انگوٹھیاں دو عدد 07.000 چین ایک عدد 05.000 گرام کل وزن 56.000 گرام پازیب نقرئی ایک جوڑی ۵ تولہ قیمت -/500 روپے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہانہ -/300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ سلیم احمد سہارنپوری — الامۃ نصیرہ خاتون — گواہ محمد انور احمد

وصیت 15917 :: میں سلیم احمد سہارنپوری ولد شکیل احمد قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 31 سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 28.5.05 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ پلاٹ ۵ مرلہ شاملات ننگل باغباناں قادیان قیمت 50,000 روپے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہانہ -/3310 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ محمد انور احمد — العبد سلیم احمد سہارنپوری — گواہ شریف احمد

وصیت 15918 :: میں مبارکہ کے ٹی زوجہ عبدالشکیل قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 35 سال پیدائشی احمدی ساکن کوڈیاتھور ڈاکخانہ کوڈیاتھور ضلع کالیکٹ صوبہ کیرالہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 01.05.05 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ 8 سینٹ زمین نمبر 13/2/13۔ موجودہ قیمت 2 لاکھ روپے۔ 160 گرام سونا جس کی موجودہ قیمت 20000 روپے ہے اسکے علاوہ کوئی جائیداد نہیں اس میں مہر شامل ہے۔ 10 گرام سونا۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہانہ 2000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ غلام احمد اسماعیل — الامۃ مبارکہ کے ٹی — گواہ پی محمد

وصیت 15919 :: میں پی پی زبیدہ زوجہ سی محمد صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 47 سال تاریخ بیعت 1986 ساکن کوڈیاتھور ڈاکخانہ کوڈیاتھور ضلع کالیکٹ صوبہ کیرلہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 1.5.05 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کوئی جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ 12 سینٹ زمین بشمول گھر جس کے نصف حصہ کی مالک خاکسار ہے نمبر 59/2 قیمت 250000۔ 8.1/2 سینٹ زمین نمبر 59/2 قیمت 150,000۔ 2.1/4 سینٹ زمین نمبر 54/2 قیمت -/40,000 حق مہر 105 روپے تین گرام سونا۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہانہ -/300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ غلام احمد اسماعیل — الامۃ پی پی زبیدہ — گواہ پی محمد

وصیت 15920 :: میں سی محمد سلیم ولد سی محمد قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 27 سال پیدائشی احمدی ساکن کوڈیاتھور ڈاکخانہ کوڈیاتھور ضلع کالیکٹ صوبہ کیرلہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 1.5.05 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کوئی جائیداد منقولہ وغیر منقولہ نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہانہ -/2500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ غلام احمد اسماعیل — العبد سی محمد سلیم — گواہ پی محمد

وصیت 15921 :: میں بن الرشید ولد سید احمد ایم قوم احمدی مسلمان پیشہ طالب علم عمر 20 سال پیدائشی احمدی ساکن کوڈیاتھور ڈاکخانہ کوڈیاتھور ضلع کالیکٹ صوبہ کیرلہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 1.4.05 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کوئی جائیداد منقولہ وغیر منقولہ نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہانہ 300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ محمد انور احمد — العبد بن الرشید — گواہ غلام احمد اسماعیل

☆☆☆☆☆☆

مجاہدین تحریک جدید کے لئے روز ازل سے مقدر
امتیازی انعامات

سیدنا حضرت المصلح الموعودؓ کی اولوالعزمی اور خداداد فہم وفراست کی آئینہ دار آپ کی انقلابی تحریک ”تحریک جدید“ کو جماعت کی تمام طوعی تحریکات میں کئی اعتبار سے ایک منفرد اور ممتاز مقام حاصل ہے مثلاً:

☆تحریک جدید کا دائرہ کار زمین کے کناروں تک ممتد ہے اور اس کے اجراء کا اہم ترین بنیادی مقصد ساری دنیا میں خدا تعالیٰ کی روحانی بادشاہت کا قیام ہے۔

☆تحریک جدید عالمی سطح پر تربیت واصلاح اور دعوت الی اللہ کے دو عظیم جہادوں کا مجموعہ ہے۔

☆تحریک جدید ہی کی بدولت جماعت احمدیہ کو تمام فرقہ ہائے اسلامیہ کے بالمقابل اکناف عالم میں پیغام حق پہنچانے کا امتیازی مقام حاصل ہوا ہے۔(المصلح ۱۳ جنوری ۱۹۵۴ء)

☆تحریک جدید کے جہاد کبیر میں شمولیت قرب الٰہی کے حصول کا ذریعہ ہے۔(۱۹ سالہ کتاب ص ۲۱)

☆تحریک جدید میں اسلام کے عالمگیر روحانی غلبہ اور بادشاہت کے قیام کی خوشخبری دی گئی ہے۔
(مطالبات ص ۱۷۹)

☆تحریک جدید میں پیش کی جانے والی ہر قربانی صدقہ جاریہ کے ثواب کی حامل ہے۔(۱۹ سالہ کتاب ص ۳۱)

☆تحریک جدید بروز قیامت سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی رفاقت کی ضامن ہے۔
(حیات قدسی حصہ پنجم)

☆تحریک جدید اپنے مجاہدین کو بدری صحابہ کے ثواب کا مستحق بناتی ہے۔(مطالبات ص ۱۴)

☆تحریک جدید احمدیوں کی موعود سرزمین میں کامیابی حاصل کرنے کا ذریعہ ہے۔(پانچ ہزاری کتاب ص ۵۱)

☆تحریک جدید میں پیش کی جانے والی اموال ونفوس کی اعلیٰ قربانی سے آخرت کے سنورنے اور قادیان کی واپسی کی نوید ہے۔ (حیات قدسی حصہ پنجم)

☆تحریک جدید نظام وصیت کے لئے بطور ارہاص (ہراول دستہ) ہونے کی وجہ سے اس بابرکت آسمانی نظام کو وسیع تر کرنے کا ذریعہ ہے۔ (نظام نو ص ۱۳)

☆تحریک جدید دنیا بھر میں نظام نو کے قیام کے لئے ایلیا نبی کا مقام رکھتی ہے۔ (نظام نو ص ۱۳)

☆تحریک جدید کے جہاد کبیر میں شمولیت کو سیدنا حضرت مصلح موعودؓ نے ہر فرد جماعت کے لئے لازمی قرار دیا ہے۔(الفضل ۱۳ جولائی ۱۹۵۷ء)

☆تحریک جدید کی عظمت کے ضمن میں حضرت مصلح موعودؓ نے خدا تعالیٰ کی قسم کھائی ہے۔
(تقریر جلسہ سالانہ ۱۹۵۴ء)

☆تحریک جدید کے لئے خدا تعالیٰ کے در کے فقیر بننے کی بھی تلقین فرمائی گئی ہے۔(مطالبات ص ۱۸۱)

☆تحریک جدید کو حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ نے جماعت کے تمام طوعی چندوں کی ماں کی حیثیت دی ہے اور چندہ عام کے بعد چندہ تحریک جدید کو سب سے اہم اور ضروری چندہ قرار دیا ہے۔(خطبہ جمعہ ۲۵/اکتوبر ۱۹۸۵ء)

یہ اور ان جیسے بہت سے دوسرے اہم امتیازات کی بناء پر ہی سیدنا حضرت مصلح موعودؓ نے مجاہدین تحریک جدید کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے عطا ہونے والے ان گراں بہا آسمانی انعامات کی بشارت عطا فرمائی ہے کہ:

”یاد رکھو تحریک جدید خدا تعالیٰ کی طرف سے ہے اس لئے وہ اسے ضرور ترقی دے گا اور اس کی راہ میں جو روکیں حائل ہوں گی ان کو بھی دور کر دے گا۔ اور اگر زمین سے اس کے سامان پیدا نہ ہوں گے تو آسمان سے خدا تعالیٰ اس کو برکت دے گا۔ پس مبارک ہیں وہ جو بڑھ چڑھ کر اس تحریک میں حصہ لیتے ہیں کیونکہ ان کا نام ادب واحترام سے اسلام کی تاریخ میں ہمیشہ زندہ رہے گا۔ اور خدا تعالیٰ کے دربار میں یہ لوگ خاص عزت پائیں گے کیونکہ انہوں نے خود تکلیف اٹھا کر دین کی مضبوطی کے لئے کوشش کی اور انکی اولادوں کا خدا تعالیٰ خود متکفل ہوگا اور آسمانی نور انکے سینوں سے ابل کر نکلتا رہے گا۔ اور دنیا کو روشن کرتا رہے گا۔“ (۱۹ سالہ کتاب ص ۱۴)

خدا تعالیٰ ہم سب کو اس خوش نصیب زمرہ میں شامل ہو کر مجاہدین تحریک جدید کے لئے روز ازل سے مقدر تمام گراں بہا آسمانی انعامات سے وافر حصہ پانے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

(خورشید احمد انور وکیل المال تحریک جدید انجمن احمدیہ قادیان)

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی قادیان تشریف آوری پر

خوشا نصیب کہ ہم میں حضور آئے ہیں
دلوں کی رُشد وہدایت ونور لائے ہیں

مسیح دم ہے کہ اولاد ہے بزرگوں کی
ہمارے دل کیلئے بس سرور لائے ہیں

دلوں میں تازگی آئی بہار ایمان میں
کہ ساتھ اپنے گلشن احمد کا نور لائے ہیں

حلیف دین محمد خلیفہ پنجم
دیارِ غرب سے آب طہور لائے ہیں

یہ قادیان کی گلیاں بکھیر دیں کلیاں
کہ شاہ دین یہاں باشعور آئے ہیں

رہے مبارک انی معک یا مسرور
سحر انگیز وہ اِک کوہ طور لائے ہیں

یہ جام پی لو کہ آب حیات ہے اس میں
جو جام صدق و صفا کا حضور لائے ہیں

حیات بخش ہے کہ وہ ہے مسیح کی اولاد
پیامِ خاص ز ربّ غفور لائے ہیں

حسنِ یوسف ید بیضا دمِ عیسیٰ سب کچھ
یقین کر لو کہ وہ سب نور لائے ہیں

دُعائے خاص کہ سر پر ہمیشہ تاج رہے
شراب عشق محمد وفور لائے ہیں

شریف کامل کہ انکا شریف ہے دادا
وہ اپنے نسب کا کامل ظہور لائے ہیں

علوم نو سے مزین وہ ایک فاضل ہیں
علوم دین ز ربّ شکور لائے ہیں

کچھ ان کے علم وفضل کا نہیں احاطہ ہے
کہ علم غیب ز فلکی طیور لائے ہیں

جبین کچھ بھی کہو تم یہ تیرے بس میں نہیں
کہ ان کی مدح میں یہ چند سطور لائے ہیں

(سیدہ زہرہ جبیں سابق صدر لجنہ اماءاللہ کشمیر)

اعلان دُعا

خاکسار کی بہو اللہ کے فضل سے اُمید سے ہے آٹھ ماہ گذر چکے ہیں ڈاکٹر صاحبان کا کہنا ہے کہ آپریشن کی نوبت بن سکتی ہے ولادت کے مراحل با آسانی طے ہونے نیز ہر قسم کی پیچیدگیوں سے محفوظ رہنے کیلئے دُعا کی درخواست ہے۔ اعانت بدر 50 روپے۔(ابرار احمد فیروز آبادی حال مقیم قادیان)

☆......محترم شیخ حشمت صاحب شیخ عبدال صاحب اور محترم امۃ الرشید صاحبہ اپنی جملہ پریشانیوں کے ازالہ نیز دینی ودنیاوی ترقیات کیلئے دُعا کی درخواست کرتے ہیں۔ اعانت بدر ۱۰۰ روپے۔(مینجر بدر)

☆......جملہ مبلغین معلمین اور داعیان الی اللہ اور خدمت دین بجالانے والوں کی صحت وتندرستی و درازی عمر اور مقبول خدمت بجالانے والوں کیلئے ہر جگہ سربلندی اور سرفرازی عطا ہونے کیلئے درخواست دُعا ہے۔ اعانت بدر ۲۰۰ روپے۔(محمد حبیب اللہ ریٹائر ٹیچر ہسری لوہرڈاگا جھارکھنڈ)

☆......مکرم شمس الحق خان صاحب آف بنگال کے گھٹنوں میں تکلیف ہے مکمل شفایابی کیلئے درخواست دُعا ہے۔

☆......مکرم امجد خان صاحب کے ہاں پہلا بیٹا تولد ہوا ہے نومولود کی صحت وتندرستی اور افراد خاندان و جماعت کیلئے بابرکت ہونے کیلئے اور سب کی دنیاوی ترقیات کیلئے دُعا کی درخواست ہے۔(مینجر بدر)

دُعائے مغفرت

خاکسار کی خوشدامن محترمہ جمیل النساء صاحبہ زوجہ محترم محمد عبد الواسع صدیقی صاحب مرحوم آف حیدرآباد مورخہ 16 اپریل 06 بروز اتوار صبح چھ بجے بقضائے الٰہی وفات پاگئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون، مرحومہ موصوفہ ضعیف العمری کے علاوہ مختلف امراض سے علیل بھی تھیں عمر اسی سال سے زائد تھی۔ مرحومہ صوم وصلوٰۃ کی پابند تہجد گذار اور تلاوت قرآن مجید کی پابندی کرنے والی تھیں۔ نیز اپنوں اور بیگانوں ہر ایک سے خوش خلقی سے پیش آتیں اور سبھی کی ہمدرد تھیں۔ اپنے پیچھے دو بیٹے اور چار بیٹیاں چھوڑیں۔ احباب دُعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کی مغفرت فرمائے۔ جنت الفردوس میں بلند مقام عطا کرے اور سبھی پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق دے آمین۔

(محمد کریم الدین شاہد ایڈیشنل ناظم وقف جدید بیرون قادیان)

☆......افسوس ہمارے بہنوئی مکرم سید عبد المالک صاحب مورخہ 18.2.06 بوقت نماز عشاء بلڈ پریشر زیادہ بڑھنے کے باعث دماغی نالی پھٹنے سے نور اسپتال قادیان لایا گیا۔ جہاں ڈاکٹر صاحبان نے حالات کے پیش نظر انہیں امرتسر ریفر کر دیا جہاں چار دن کی مختصر علالت کے بعد مورخہ 22.2.06 کو وفات پاگئے انا للہ وانا الیہ راجعون۔ موصوف کی نماز جنازہ صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب امیر جماعت احمدیہ و ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ قادیان نے بعد نماز عشاء بہشتی مقبرہ میں ادا کی جس کے بعد بہشتی مقبرہ میں ہی تدفین عمل میں آئی موصوف اپنے پیچھے تین بیٹیاں اور دو بیٹے یادگار چھوڑ گئے ہیں ان سب کو صبر جمیل کی توفیق پانے کیلئے نیز مرحوم کے درجات بلند ہونے کیلئے دُعا کی درخواست ہے۔ دو بیٹیاں اور ایک بیٹے کی شادی ہو چکی ہے بڑا بیٹا بطور معلم خدمت بجالا رہا ہے ایک بیٹا زیر تعلیم ہے۔(سید بشارت احمد قادیان)

ولادت: عزیزم ارشاد احمد صاحب گلبرگی کے ہاں پہلا لڑکا تولد ہوا ہے۔ نومولود مکرم عبد الرشید صاحب گلبرگی کا پوتا اور مکرم فاروق احمد صاحب آف شاہ آباد صدر جماعت کا نواسہ ہے بچے کی صحت وتندرستی صالح خادم دین بننے کیلئے دعا کی درخواست ہے۔ اعانت بدر 100 روپے۔ (محمود احمد گلبرگی نمائندہ بدر یادگیر)

بقیہ اسلام میں معابد کی حرمت

مسلمانوں کے آئین جنگ میں کس قدر رواداری اور حسن سلوک کا جذبہ پوشیدہ تھا۔ یہ دس تاریخی نصیحتیں یہ تھیں۔

۱۔ جس سے جو عہد کرو اسے پورا کرنا بدعہدی سے ہمیشہ بچنا

۲۔ خیانت اور جھوٹ سے ہمیشہ دور رہنا۔

۳۔ جنگ میں بچوں، بوڑھوں، عورتوں اور بیماروں کو قتل نہ کرنا۔

۴۔ پھلدار درختوں کو ہرگز برباد نہ کرنا کھلیانوں اور مکانوں کو آگ نہ لگانا۔

۵۔ کھانے کی ضرورت کے سوا اونٹ، بکری، گائے اور دوسرے چوپایوں کو نہ مارنا۔

۶۔ جب کسی قوم پر فتحیاب ہو تو اسے نرمی کے ساتھ اسلام کی جانب دعوت دینا۔

۷۔ مفتوحہ ممالک کے لوگوں کے حفظ مراتب کا خیال رکھنا جو عزت کے لائق ہوں ان کی عزت کرنا۔

۸۔ وہ یہودی اور عیسائی جو ترک دنیا کے بعد عبادت خانوں میں بیٹھ گئے ہوں ان سے کسی قسم کا تعرض نہ کرنا۔ انکے عبادت خانوں کو ضرر نہ پہنچانا۔

۹۔ اپنے لشکر کے سپاہیوں پر ہمیشہ مہربان رہنا۔

۱۰۔ ان تمام کاموں میں جن کے کرنے کا حکم رسول اللہ ﷺ نے تمہیں دیا ہے نہ کمی کرنا نہ زیادتی کرنا۔ اللہ کے نام پر اللہ کی خاطر لڑنا اور ذاتی اغراض سے پاک رہنا۔

(بحوالہ ''مکمل تاریخ اسلام'' از مفتی شوکت علی فہمی صفحہ ۱۷۵)

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اپنی ان دس نصیحتوں میں اس نصیحت کو بھی خصوصیت سے شامل فرمایا کہ نہ عبادت خانوں سے چھیڑ چھاڑ کیا جائے اور نہ عبادت خانوں میں بیٹھ رہ کر عبادت کرنے والوں کو کوئی تکلیف دی جائے خواہ وہ یہودی ہو یا عیسائی ہو یا مشرک ہو یا کوئی اور ہو۔ اگر ایسی شاندار تعلیم کسی اور مذہب میں بھی پائی جاتی ہے تو وہ لاکر دکھائے۔ لیکن کوئی مذہب ایسا کرنے پر کامیاب نہیں ہوسکتا۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں جب بیت المقدس فتح ہوا تو بیت المقدس کے بڑے پادری کی درخواست پر بنفس نفیس آپؓ بیت المقدس تشریف فرما ہوئے اور آپ نے جو عہد نامہ لکھوایا وہ ملاحظہ فرمائیں آپ نے لکھوایا

''یہ وہ امان نامہ ہے جو امیر المومنین عمر نے بیت المقدس والوں کو دیا ہے۔ ایلیا والوں کی جان و مال گرجے، صلیب، بیمار تندرست سب کو امان دی جاتی ہے۔ اور ہر مذہب والے کو امان دی جاتی ہے۔ انکے گرجاؤں میں سکونت نہ کی جائے گی اور نہ وہ ڈھائے جائیں گے یہاں تک کہ انکے احاطوں کو بھی نقصان نہ پہنچایا جائے گا۔'' (مکمل تاریخ اسلام صفحہ ۲۲۹)

آخر میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ایک اقتباس پیش خدمت ہے آپؑ فرماتے ہیں:

''اگر خدا تعالیٰ کی یہ عادت نہ ہوتی کہ بعض کو بعض کے ساتھ دفع کرتا تو ظلم کی نوبت یہاں تک پہنچتی کہ گوشہ گزینوں کے خلوت خانے ڈھائے جاتے اور عیسائیوں کے گرجے مسمار کئے جاتے اور یہودیوں کے معبد نابود کئے جاتے اور مسلمانوں کی مسجدیں جہاں کثرت سے ذکر خدا ہوتا ہے منہدم کی جاتیں اس جگہ خدا تعالیٰ یہ ظاہر فرماتا ہے کہ ان تمام عبادت خانوں کا میں ہی حامی ہوں اور اسلام کا فرض ہیکہ اگر مثلاً کسی عیسائی ملک پر قبضہ کرے تو ان کے عبادت خانوں سے کچھ تعرض نہ کرے اور منع کردے کہ انکے گرجے مسمار نہ کئے جائیں اور یہی ہدایت احادیث نبویہ سے مفہوم ہوتی ہے کیونکہ احادیث سے معلومات ہوتا ہے کہ جبکہ کوئی اسلامی سپہ سالار کسی قوم کے مقابلہ کے لئے مامور ہوتا تھا تو اسکو یہ حکم دیا جاتا تھا کہ وہ عیسائیوں اور یہودیوں کی عبادت خانوں اور فقراء کے خلوت خانوں سے تعرض نہ کرے حضور علیہ السلام فرماتے ہیں اس سے ظاہر ہے کہ اسلام کس قدر تعصب کے طریقوں سے دور ہے کہ وہ عیسائیو ں کے گرجاؤں اور یہودیوں کے معبدوں کا ایسا ہی حامی ہے جیسا کہ مساجد کا حامی ہے۔

(تفسیر حضرت مسیح موعود علیہ السلام جلد دوئم صفحہ ۱۴۶)

اللہ تعالیٰ ہم سبکو اسلام کی حسین تعلیم کے مطابق تمام مذاہب کے معابد کی حرمت قائم کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

☆☆☆

بقیہ: مسیح کی آمد ثانی

لیکن ظاہر ہے کہ جب بھیجنے والے نے اسے ان میں سے نہیں بھیجا تو انہیں خدائے عظیم کے فیصلے کے سامنے سر تسلیم خم کرتے ہوئے اپنے مولا کی خوشنودی کے حصول کی چاہت میں اپنے دل و جان آنے والے کے حضور پیش کر دینے چاہئیں۔

آسمانی صحیفوں میں درج ثقہ عبارتوں کے مطابق انیسویں صدی کے آخر میں حضرت مرزا غلام احمد علیہ السلام کا زمین ہند میں ظہور بطور مسیح موعود اور مہدی معہود ہر منتظر کے لئے نوید مسرت ہے اور جنہوں نے ابھی تک انہیں قبول نہیں کیا ان کیلئے لمحہ فکریہ ہے یقیناً آپ اپنے وقت پر آئے نہ آگے نہ پیچھے جیسا کہ آپ نے خود فرمایا:

وقت تھا وقت مسیحا نہ کسی اور کا وقت
میں نہ آتا تو کوئی اور ہی آیا ہوتا

یہ ظاہر ہے کہ آپ کے سوا کوئی اور نہیں آیا، ورنہ آج ابن مریم کی آمد ثانی کا انتظار کرنے والوں کو آمد ثانی کے بارے میں بے یقینی اور افتراق کا سامنا نہ ہوتا۔

اس صورت حال میں مورمنوں کی مشکلات کا حل اور ان کے لئے صراط مستقیم یہی ہے کہ وہ خدا کے بھیجے ہوئے کو بصدق دل قبول کر کے خدا کے فضلوں اور رحمتوں کے طالب ہوں۔

جہاں تک آمد ثانی کے بارہ میں جوزف سمتھ کی پیش گوئیوں کا تعلق ہے وہ اس بارہ میں قدیم آسمانی صحیفوں میں لکھی اور اس زمانے میں ان کی معروف توضیحات سے کچھ مختلف نہ تھی۔ اس لئے آمد ثانی کے بارے میں اس کی ایک ایسی پیشگوئی کا درست ہونا جو آسمانی صحیفوں سے تطابق رکھتی تھی اس کے دعوی نبوت کو سہارا نہیں دے سکتی خاص طور پر اس لئے کہ جوزف سمتھ نبوت کی بنیادی شرائط ہی پوری نہیں کرتا جو اپنی ذات میں ایک الگ مضمون ہے اور جس کا احاطہ اس تحریر کا مقصد نہیں ☆☆☆

افسوس...... محترم اسماعیل احمد صاحب وفات پا گئے

افسوس کہ محترم اسماعیل احمد صاحب ابن محترم خورشید احمد صاحب پربھاکر درویش قادیان بعمر 48 سال مورخہ 25 اپریل 2006 (دوحہ۔قطر) میں اچانک دل کا شدید دورہ پڑنے سے وفات پاگئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ محترم اسماعیل احمد صاحب عرصہ 24 سال سے قطر میں بغرض ملازمت مقیم تھے۔ مورخہ 28 اپریل بروز جمعہ اُن کا تابوت بذریعہ ہوائی جہاز امرتسر لایا گیا۔ پھر قادیان لایا گیا۔ محترم مولانا محمد انعام صاحب غوری قائمقام ناظر اعلیٰ وامیر مقامی قادیان نے بعد نماز عصر موصوف کی نماز جنازہ احمدیہ گراؤنڈ میں پڑھائی۔ اس کے بعد احمدیہ قبرستان میں تدفین عمل میں آئی۔ موصوف ماہ مئی میں مستقل قادیان آرہے تھے کہ اچانک یہ حادثہ پیش آیا۔ موصوف نے اپنے پیچھے ایک بیوہ اور ایک بیٹا 12 سال کا یادگار چھوڑے ہیں۔ مرحوم نے دو بار عمرہ کیا تھا۔ مرحوم صوم وصلوٰۃ کے پابند تھے۔ بہت ہی خوش مزاج طبیعت کے مالک تھے۔ قطر میں جماعت احمدیہ کی نمائندگی کرتے ہوئے وہاں کے اخبارات میں جماعت کے خلاف شائع ہونے والے مضامین کے جوابات بھی دیا کرتے تھے۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کی مغفرت فرمائے عزیز واقارب پسماندگان اور ضعیف والد صاحب کو صبر جمیل عطا ہونے اور مرحوم کو جنت الفردوس میں اعلیٰ علیین میں مقام عطا ہونے کیلئے تمام احباب جماعت سے دُعا کی درخواست ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنا خاص فضل فرمائے آمین۔ ادارہ بدر موصوف کے پسماندگان سے اظہار تعزیت کرتے ہوئے دُعاگو ہے کہ۔ اللہ تعالیٰ تمام پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔

(ادارہ)

2 and 3 Bed Rooms Flat
Independant House
All Facilities Available
Attach Toilet/ Bath Rooms/ Kitchen/ Drawing Hall
Area Statement (In Sft.) Ground Floor-936, First Floor-936
at Qadian Near Jalsa Gah
Flat Available
Contact : **Deco Builders**
Shop No, 16, EMR Complex
Opp.Ramakrishna Studio, Nacharam
Hyderabad-76, (A.P.) INDIA
Ph. 040-27172202, 0924618281, 098491-28919

ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم
ادوا زکوتکم
(اپنی زکوٰۃ ادا کیا کرو)
منجانب
طالب دُعا از: اراکین جماعت احمدیہ ممبئی

آٹو ٹریڈرز
AUTO TRADERS
16 مینگو لین کلکتہ 70001
دکان: 2248-5222, 2248-1652
2243-0794
رہائش:: 2237-0471, 2237-8468

J.K. Jewellers - Kashmir Jewellers
جے کے جیولرز ۔ کشمیر جیولرز
Mfrs & Suppliers of :
Gold and Diamond Jewellery
Lucky Stones are Available here
Shivala Chowk Qadian (India)
چاندی اور سونے کی انگوٹھیاں خاص احمدی احباب کیلئے
Ph. (S) 01872-221672 (R) 220260
(M) 98147-58900
E-mail: Kashmirsons@yahoo.co.in

ہفت روزہ بدر قادیان کا ای میل E-mail
ہفت روزہ بدر قادیان میں اپنے مضامین۔ نظمیں۔ خطوط بھجوانے کیلئے مندرذیل ای میل E-mail پر ایڈیٹر صاحب سے رابطہ کریں۔ دفتری امور کے حسابات کیلئے نہیں۔ (ادارہ)
badrqadian@rediffmail.com

EDITOR
MUNEER AHMAD KHADIM
Tel. Fax : (0091) 1872-220757
Tel. Fax : (0091) 1872-221702
Tel : (0091) 1872-220814

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF THE NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO RN 61/57

ہفت روزہ
بدر قادیان

Weekly BADR Qadian
Qadian - 143516 Dt. Gurdaspur (Pb.) INDIA

Vol. 55 | Tuesday | 4th May, 2006 | Issue No.18

ANNUAL : Rs. 250/-
By Air : 20 Pounds Or 40 U.S. $
: 30 Euro
By Sea : 10 Pounds Or 20 U.S. $
E-mail:
badrqadian@rediffmail.com

یاددہانی

شادی بیاہ کی تقریبات کے موقع پر بیہودہ رسم و رواج، لغو اور فضول گانے اور اسراف سے بچنے کی تاکیدی نصائح

امراء کو میں پہلے بھی کہہ چکا ہوں اب بھی یہ کہتا ہوں، دوبارہ تحریک کر دیتا ہوں کہ مریم شادی فنڈ میں ضرور شامل ہوا کریں اور خاص طور پر جو صاحب حیثیت ہیں اور جب ان کے بچوں کی شادیاں ہوتی ہیں اس وقت یہ ضرور ذہن میں رکھا کریں کہ کسی نہ کسی غریب کی شادی کروانی ہے

خطبہ جمعہ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 25 نومبر 2005ء سے بطور یاددہانی چند اقتباس

اس خطبہ میں حضور پُر نور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے احباب جماعت کو شادی بیاہ سے متعلق زریں نصائح فرمائیں اور بتایا کہ کس حد تک اس موقع پر خوشی منانے کی اسلام ہمیں اجازت دیتا ہے اور وہ کون کون سے امور ہیں جن سے ہمیں بچنا لازمی ہے۔ حضور پر نور کے اس خطبہ جمعہ سے بطور یاددہانی چند اقتباسات پیش خدمت ہیں حضور نے فرمایا:

''اسلام جو کامل اور مکمل مذہب ہے جو باوجود اس کے کہ اس بات کی اجازت دیتا ہے کہ خوشی کے مواقع پر بعض باتیں کرلو۔ جیسے مثلاً روایت میں آتا ہے کہ حضرت عائشہؓ نے ایک دفعہ ایک عورت کو دلہن بنا کر ایک انصاری کے گھر بھجوایا اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ اس پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا کہ اے عائشہ رخصتانہ کے موقع پر تم نے گانے بجانے کا انتظام کیوں نہیں کیا؟ حالانکہ انصاری شادی کے موقع پر اس کو پسند کرتے ہیں۔ ایک موقع پر آپؐ نے فرمایا کہ نکاح کا اچھی طرح اعلان کیا کرو اور اس موقع پر چھاننی بجاؤ یہ دف کی ایک قسم ہے۔ لیکن اس میں بھی آپ نے ہماری رہنمائی فرمادی ہے اور بالکل مادر پدر آزاد نہیں چھوڑ دیا۔ بلکہ اس گانے کی بھی کچھ حدود مقرر فرمائی ہیں کہ شریفانہ حد تک اس پر عمل ہونا چاہئے اور شریفانہ اہتمام ہو، ہلکے پھلکے اور اچھے گانوں کا۔ ایک موقعہ پر آپ نے خود ہی خوشی کے اظہار کے طور پر شادی کے موقع پر بعض الفاظ ترتیب فرمائے کہ اس طرح گایا کرو کہ اَتَینا کُم اَتَینَاکُم فَحَیَّانَا فَحَیَّا کُم یعنی ہم تمہارے ہاں آئے ہیں ہمیں خوش آمدید کہو۔ تو ایسے لوگ جو سمجھتے ہیں کہ ہر قسم کی اوٹ پٹانگ حرکتیں کرو، شادی کا موقع ہے کوئی حرج نہیں، ان کی غلط سوچ ہے۔ بعض دفعہ ہمارے ملکوں میں شادی کے موقعوں پر ایسے ننگے اور گندے گانے لگا دیتے ہیں کہ انکو سن کر شرم آتی ہے ایسے بے ہودہ اور لغو اور گندے الفاظ استعمال کئے جاتے ہیں کہ پتہ نہیں لوگ سنتے کس طرح ہیں۔ اللہ کا شکر ہے کہ احمدی معاشرہ بہت حد تک ان لغویات اور فضول حرکتوں سے محفوظ ہے لیکن جس تیزی سے دوسروں کی دیکھا دیکھی ہمارے پاکستانی، ہندوستانی معاشرہ میں یہ چیزیں راہ پا رہی ہیں دوسرے مذہب والوں کی دیکھا دیکھی جنہوں نے تمام اقدار کو بھلا دیا ہے اور ان کے ہاں تو مذہب کی کوئی اہمیت نہیں رہی۔ شرابیں پی کر خوشی کے موقع پر ناچ گانے ہوتے ہیں، شور شرابے ہوتے ہیں طوفان بدتمیزی ہوتا ہے کہ اللہ کی پناہ تو جیسا کہ میں نے کہا کہ اس معاشرے کے زیر اثر احمدیوں پر بھی اثر پڑ سکتا ہے بلکہ بعض اکا دکا شکایات مجھے آتی بھی ہیں تو یاد رکھیں کہ احمدی نے ان لغویات سے اپنے آپ کو محفوظ رکھنا ہے اور بچنا ہے۔...... جب لڑکی بیاہ کر لڑکے کے گھر جاتی ہے وہاں بعض دفعہ بیہودہ قسم کے میوزک یا گانوں کے اوپر ناچ ہو رہے ہوتے ہیں اور شامل ہونے والے عزیز رشتہ دار اس میں شامل ہو جاتے ہیں تو اس کی کسی صورت میں بھی اجازت نہیں دی جاسکتی بعض گھر جو دنیا داری میں بہت زیادہ آگے بڑھ گئے ہیں ان کی ایسی رپورٹس آتی ہیں اور کہنے والے پھر کہتے ہیں کہ کیونکہ فلاں امیر آدمی تھا اس لئے اس پر کاروائی نہیں ہوئی یا فلاں عہدیدار کا رشتہ دار عزیز تھا اس لئے اس کے خلاف کوئی کاروائی نہیں ہوئی۔ اس سے صرف نظر کیا گیا۔ غریب آدمی اگر یہ حرکتیں کرے تو اسے سزا ملتی ہے۔ بہر حال یہ تو بعض دفعہ لوگوں کی بدظنیاں بھی ہیں لیکن جب اس طرح صرف نظر ہو جائے چاہے غلطی سے ہو جائے اور پتہ نہ لگے تو یہ بدظنیاں پیدا ہوتی ہیں اس بارے میں واضح کر دوں کہ ایسی حرکتیں جو جماعتی وقار کی اور اسلامی تعلیم اور اقدار کی دھجیاں اڑاتی ہوں اگر مجھے پتہ لگ جائے تو ان پر مَیں بلا استثناء، بغیر کسی لحاظ سے کاروائی کروں گا اور کی بھی جاتی ہیں اس لئے یہ بدظنیاں دور ہونی چاہئیں۔ بعض لوگ اکثر مہمانوں کو رخصت کرنے کے بعد اپنے خاص مہمانوں کے ساتھ علیحدہ پروگرام بناتے ہیں اور پھر اسی طرح کی لغویات اور ہلڑ بازی چلتی رہتی ہے گھر میں علیحدہ ناچ ڈانس ہوتے ہیں چاہے لڑکیاں لڑکیاں ہی ڈانس کر رہی ہوں یا لڑکے لڑکے بھی کر رہے ہوں لیکن جن گانوں اور میوزک پہ ہو رہے ہوتے ہیں وہ ایسی لغو ہوتی ہیں کہ وہ برداشت نہیں کی جاسکتیں اس لئے آج میں خاص طور پر پاکستان اور ہندوستان اور اس معاشرے کے لوگوں کو جہاں ہندووانہ رسم و رواج تیزی سے راہ پا رہے ہیں، داخل ہو رہے ہیں انکے احمدیوں کو کہتا ہوں کہ اس سلسلہ میں اپنی اصلاح کرلیں اور جماعتی نظام اور ذیلی تنظیموں کا نظام جو ہے یہ بھی ان بیاہ شادیوں پر نظر رکھے اور جہاں کہیں بھی اس قسم کی بیہودہ فلموں کے ناچ گانے یا ایسے گانے جو سراسر شرک پھیلانے والے ہوں دیکھیں تو ان کی رپورٹ ہونی چاہئے اس بارے میں قطعاً کوئی ڈرنے کی ضرورت نہیں کہ کوئی کس خاندان کا ہے اور کیا ہے؟...... جب بھی اور جہاں بھی اس قسم کی حرکتیں ہو رہی ہوں فوری نوٹس لینا چاہئے...... حالانکہ غیروں کو جب ہم اپنی شادیوں پر بلاتے ہیں تو ان کی اکثریت جو ہے وہ ہماری شادی کے طریق کو پسند کرتی ہے کہ تلاوت کرتے ہیں، دعائیہ اشعار پڑھتے ہیں دعا کرتے ہیں اور بچی کو رخصت کرتے ہیں اور یہی طریق ہے جس سے اس جوڑے کے ہمیشہ پیار محبت سے رہنے اور اللہ تعالیٰ کے فضلوں کا وارث بننے کے لئے دعا کر رہے ہوتے ہیں اور اس کی آئندہ نسل کے لئے اولاد کے لئے بھی نیک صالح ہونے کی دعائیں کر رہے ہوتے ہیں۔

اسلام نے یہ نہیں کہا کہ تارک الدنیا ہو جاؤ اور بالکل ایک طرف لگ جاؤ لیکن اسلام یہ بھی نہیں کہتا کہ دنیا میں اتنے کھوئے جاؤ کہ دین کا ہوش ہی نہ رہے اگر شادی بیاہ صرف شور وغل اور رونق اور گانا بجانا ہوتا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نکاح کے خطبہ میں اللہ تعالیٰ کی حمد کے ساتھ شروع ہو کر اور پھر تقویٰ اختیار کرنے کی طرف اتنی توجہ دلائی ہے کہ اتنی توجہ نہ دلاتے۔ بلکہ شادی کی ہر نصیحت اور ہر ہدایت کی بنیاد ہی تقویٰ پر ہے پس اسلام نے اعتدال کے اندر رہتے ہوئے جن جائز باتوں کی اجازت دی ہے ان کے اندر ہی رہنا چاہئے اور اس اجازت سے ناجائز فائدہ نہیں اٹھانا چاہئے۔ حد سے تجاوز نہیں کرنا چاہئے کہ دین میں بگاڑ پیدا ہو جائے اس لئے ہمیں ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے کہ ایک مومن کے لئے ایک ایسے انسان کے لئے جو مسلمان ہونے کا دعویٰ کرتا ہے شادی نیکی پھیلانے، نیکیوں پر عمل کرنے اور نیک نسل چلانے کیلئے کرنی چاہئے۔ اور یہی بات شادی کرنے والے جوڑے کے والدین، عزیزوں اور رشتے داروں کو بھی یاد رکھنی چاہئے۔ ان کے ذہنوں میں بھی یہ بات ہونی چاہئے کہ یہ شادی ان مقاصد کے لئے ہے نہ کہ صرف نفسانی اغراض اور لہو ولعب کے لئے۔

اسی خطبہ میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے یہ بھی فرمایا

اس ضمن میں امراء کو میں پہلے بھی کہہ چکا ہو اب بھی یہ کہتا ہوں دوبارہ تحریک کر دیتا ہوں کہ مریم شادی فنڈ میں ضرور شامل ہوا کریں اور خاط طور پر جو صاحب حیثیت ہیں اور جب ان کے بچوں کی شادیاں ہوتی ہیں اس وقت یہ ضرور ذہن میں رکھا کریں کہ کسی نہ کسی غریب کی شادی کروانی ہے۔

خطبہ کے آخر پر حضور پُرنور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

اللہ کرے کہ ہم ہر قسم کے رسم و رواج بدعتوں اور بوجھوں سے اپنے آپ کو آزاد رکھنے والے ہوں اللہ تعالیٰ کے احکامات پر عمل کرنے والے ہوں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت پر عمل کرنے والے ہوں اور ہمیشہ اس زمانے کے حکم و عدل کی تعلیم کے مطابق دین کو دنیا پر مقدم کرنے والے ہوں دین کو دنیا پر مقدم کرنا بھی ایسا عمل ہے جو تمام نیکیوں کو اپنے اندر سمیٹ لیتا ہے اور تمام برائیوں اور لغو رسم و رواج کو ترک کرنے کی طرف توجہ دلاتا ہے تو اس کی طرف بھی خاص توجہ کرنی چاہئے اللہ تعالیٰ سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔

محبت سب کیلئے نفرت کسی سے نہیں
خالص سونے کے زیورات کا مرکز
الفضل جیولرز
چوک یادگار حضرت اماں جان ربوہ
فون 047-6213649
الیس اللہ بکاف عبدہٗ
کاشف جیولرز
گولبازار ربوہ
047-6215747